ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے
کہ انھیں زمین میں خلافت عطا کرے گا۔ (سورۃ النور ۵۵)
مجاہدین عالم اسلام کا ترجمان
ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ
بمطابق مارچ ۲۰۱۱ء
۱
سہ ماہی
مجلّہ
خلافت
☆ پاکستان میں جہاد کیوں؟
☆ پاکستان میں اسلام یا سیکولر نظام؟
☆ حضرت شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کا پیغام پاکستانیوں کے نام
☆ حکومت پاکستان کے ارتداد پر تیس دلائل
☆ کیا کافروں کا دوست مسلمان ہو سکتا ہے؟
☆ مرد میدان شیخ دوست محمد حفظہ اللہ کا بیان

درسِ قرآنِ کریم

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِيْ الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِیْ ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِيْ لَا يُشْرِكُونَ بِیْ شَيْئاً

وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (سورۃ النور آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ

جولوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے اُن سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا اُن سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور اُن کے دین کو جسے اُس نے ان کیلئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔

تفسیر:۔ اس آیت میں مجموعہء امت سے وعدہ ہے ایمان وعمل صالح پر حکومت دینے کا جس کا ظہور خود عہدِ نبوی سے شروع ہو کر خلافت راشدہ تک متصلاً ممتد رہا چنانچہ جزیرۂ عرب آپ کے زمانہ میں اور دیگر ممالک زمانۂ خلافت راشدہ میں فتح ہو گئے اور بعد میں وقتاً فوقتاً گو اتصال نہ ہو دوسرے صلحاء ملوک وخلفاء کے حق میں اس وعدہ کا ظہور ہوتا رہا اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

درسِ حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِن نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْٓ اُمَّةٍ مِّنْ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَه' مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابُ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَ يَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ م بَعْدِهَا خُلُوْفُ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنُ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنُ وَّ مَنْ جَا هَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنُ وَّلَيْسَ وَرَآءَ ذَلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ (رواه مسلم و ابوداؤد)

ترجمہ

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی بھی امت میں کسی بھی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں اس کے کچھ خاص حواری اور متبعین بنائے جو اس کی سنتوں پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکموں کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد ایسے نااہل جانشین پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے تھے جو خود نہیں کرتے تھے اور وہ کام کرتے تھے جنکا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تو جو شخص ان سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو شخص اپنی زبان سے ان سے جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اور جو شخص ان سے اپنے دل سے جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے۔ اور اسکے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا حصّہ نہیں۔

ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

مارچ ۲۰۱۱ء

مجاہدینِ عالمِ اسلام کا ترجمان

مجلّہ

خلافت

مجلس مشاورت :۔

الشیخ دوست محمد نورستانی، الشیخ احسان اللہ

اورکزئی اور ابو العباس باجوڑی

سرپرست :۔

امیر تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی

کمانڈر عمر خالد حفظہ اللہ

مدیر اعلیٰ :۔

مفتی عمر زمان حفظہ اللہ

تحریکِ طالبان پاکستان

فہرست

فہرست

اداریہ

نظام طاغوت سے برآءت

الحمداللّٰہ و کفٰی وسلم علٰے عبادہِ الذین اصطفٰے

امابعد

محترم قارئین کرام

عصر حاضر کے مسلمانوں کی حالت زار پرجسکی گہری نظر ہے وہ اس کو جانتا ہے کہ آج امن وسلامتی وعزت غلبہ اورخوشحال زندگی سے مسلمان یکسرمحروم ہوگئے ہیں اورعزت وغلبہ اورزمین کی حکومت وغیرہ سب کفری اورطاغوتی طاقتوں کے پاس ہےاس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کوخلافت دینے کا جووعدہ کیا ہےاس میں ہے وہ صرف میری عبادت کریں اورمیرے ساتھ کسی کوبھی شریک نہیں ٹہرائیں گے۔تو معلوم ہوا کہ وہ خلافت یاحکومت حاصل کرنے کیلیئے اب سارے مسلمانوں کافریضہ ہے کہ وہ صرف اللہ تعالٰی کی عبادت کریں گےاوراسکے ساتھ کسی بھی چیزکوشریک نہیں ٹہرانے سے بازآئیں۔لیکن آج مسلمانوں کے یہاں عبادت کامعنٰی ومفہوم رہ گیا کہ صرف لاالاالاللہ محمدرسول اللہ کی شہادت،نمازوروزہ حج اورزکٰوۃ کانام عبادت ہےاس کلمہ کےمعنی ومفہوم،تقاضےولوازمات کوسمجھنے اوراس پرعمل کرنے کی ضرورت نہیں ان کےنزدیک حکومت کودین سے الگ کرنایااپنے خطہ میں رائج قبیلوں اورقوموں کے خودساختہ نظاموں اورقوانین کےمطابق حکومت کرناغیراللہ سے دعاوفریاداوراستغاثہ کرنا، غیراللہ کیلیئے نذرےاورچڑھاوے چڑھانااورجانوروں کوذبح کرنا،دین کامذاق اڑانا،اللہ وسول ﷺ کوگالیاں دینا،نجومیوں اورکاہنوں کے پاس جاناوغیرہ اموراعبادت کےمنافی ومخالف نہیں سمجھے جاتے بلکہ بعض مسلمانوں کےنزدیک مذکورہ تمام کام دین کے نام پرکیئے جاتے ہیں اورانہیں کارثواب سمجھا جاتا ہےاوران چیزوں سےمنع کرنے والوں کودین سے خارج،باغی راءاورموساد کےایجنٹ اوردہشت گردگردانا جاتا ہے۔جبکہ ان چیزوں کادین سے ادنٰی درجہ کابھی تعلّق نہیں۔

اس پربھی بس نہیں اورنہ انکی پیاس اس سےبجھتی ہے بلکہ کلمہ کی شہادت صوم وصلٰوۃاورحج وزکٰوۃ کی پابندی کےساتھ ساتھ بعض لوگوں نےتہیہ کررکھا ہے کہ مسلمانوں میں عریانی،فحاشی اوربےحیائی کی ترویج واشاعت کرنا،یہودونصارٰی سے دوستی کرنا شرعی سزاؤں کودقیانوسی کہنا بےدینی کودینداری سمجھناوغیرہ کی تبلیغات کومیڈیا،ٹی وی،ریڈیو،انٹرنیٹ اوردوسرے ذرائع ابلاغ کےذریعےاس حدتک کرنا کہ مسلمان اسلام سے ہاتھ دوبیٹھے تاکہ ان کی حکومت باقی رہے۔حالانکہ شریعت مطہرہ کی روسے ان جیسے کاموں کوحلال سمجھنا کفرہےخواہ ایسا کرنے والاخودکومسلمان سمجھے۔

اس لیئےہرمسلمان کافریضہ ہے کہ وہ طاغوت کاانکارکرےاوراللہ تعالٰی پرایمان لائے کیونکہ طاغوت اس چیزکوکہتے ہیں کہ

جس کی عبادت کی جائے اور وہ اس عبادت سے راضی ہو اس میں باطل معبُود، ملک کا حاکم، قوم کا سردار اور پارٹی کا لیڈر سب شامل ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اپنے ماتحتوں کو اس بات کی تبلیغ کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کا قانون نافذ کرنا ضروری نہیں ہے یا اللہ تعالٰی کا بعض قانون موجودہ زمانہ میں نافذ العمل نہیں رہ گیا ہے یا اس میں اختیار رہے کہ نافذ کریں یا نہ کریں یا اللہ تعالٰی کے قانون کے مقابلے میں انسان کا قانون موجودہ زمانہ کے لحاظ سے زیادہ مناسب و لائق ہے یا قانون بنانا اور حکومت کرنا دین میں داخل نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

محترم قارئین کرام دین اسلام کے نام پر بنا ہوا یہ ملک آج طاغوتی نظاموں کا اماجگاہ بنا ہوا ہے کہ یہودی جو چاہے خوشی اور آزادی سے کرے عیسائی جو چاہے خوشی اور آزادی سے کریں ہندو جو چاہے خوشی اور آزادی سے کریں ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں پوچھنے والا تو درکنار اپنے بھی انکے دست و بازو بنے ہوئے ہیں پوچھ گچھ ہے تو صرف ان سے ہے جو اس ملک کو اپنے مقصد (پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الاّ اللہ) کی طرف لاتے ہیں۔

ایسے حالات کو دیکھ کر تحریک طالبان پاکستان نے اپنے ملک میں خصوصاً اور پوری دنیا میں عموماً اللہ تعالٰی کا قانون نافذ کرنے کیلئے نعرۂ جہاد کو بلند کیا ہے اور اس کیلئے جان و مال کی قربانی دے رہی ہے۔ اور مشرکین و مرتدین کیخلاف برسرِ پیکار ہے اور نظامِ شریعت کے نفاذ کیلئے سروں پر کفن باندھ کر کھڑی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان مسلمانوں کے جگانے کی کوشش میں ہے کہ کفری میڈیا کی پُرزور پروپیگنڈوں سے انھوں نے یہ سمجھا کہ دین اسلام بجھ چکا ہے اور اسکی حفاظت اور سر بلندی کیلئے کوئی نہیں ایسا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالٰی ربُّ العزت نے دین محمد ﷺ کی حفاظت اور اس کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کا وعدہ کیا ہے اور ہر دور میں ایسے لوگ پیدا کئے جو اس دین کی نشر و اشاعت کیساتھ اس کا دفاع بھی کریں۔

محترم قارئین کرام! بندوق کی نوک پر جہاد کے ساتھ ساتھ قلم کی نوک پر جہاد کرنے کیلئے یہی رسالہ ''خلافت'' آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا مقصد قرآن و حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں نظام اسلام کی دعوت کو عام کرنا ہے۔

اور آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مجاہدین کا ساتھ دیں اور انکے ساتھ مالی و جانی تعاون کریں اور انکے خلاف لشکریں بنانے اور پروپیگنڈہ کرنے سے باز رہیں، اور اپنی قیمتی آراؤں سے ہمیں اطلاع دیں۔

اور دین کی حفاظت اور نظام شریعت کی تنفیذ کیلئے اور طاغوتی نظام (لاقانونیت) سے لوگوں کو آزاد کرنے کیلئے آپ کا ارسال کردہ مضمون کو ہم اس مجلّہ میں شائع کریں گے۔ ان شاء اللہ

والسلام

ازقلم مدیر مجلّہ خلافت

چالیس چوروں کا گروہ

میدانِ جنگ

(عمر خالد امیر تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی)

ایک بہت ہی بڑی خبر جسے مغربی میڈیا اور اسکے زیر اثر ساری دنیا کے میڈیا چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں عالم کفر کے میڈیا اور حکمران طبقہ اس خبر کو کچھ اور نام دیکر لوگوں کی توجہ اس سے ہٹانا چاہتے ہیں تا کہ کسی کو حقیقت آشکارا نہ ہو مگر اہل نظر اس خبر کے آنے سے کئی سال پہلے اس خبر کو سمجھ چکے ہیں۔ دنیا کی ہر قوم اس خبر کے آنے سے پہلے اپنے لئے آئندہ کی پالیسیاں وضع کرنے میں مصروف ہیں۔ کوئی یہ سوچتا ہے کہ اس خبر کیساتھ ہماری دفاعی حالت کیا ہوگی ۔کوئی اپنی مالیت اور تجارت کیلئے اپنی پالیسیاں وضع کرنے میں مصروف ہے

کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس سے ہمارا مدمقابل دشمن کمزور ہو جائے گا جبکہ کسی کو یہ خطرہ ہے کہ اس سے ہمارا دشمن بہت مضبوط ہو جائے گا۔لہذا وہ اپنی دفاعی تیاریوں میں مصروف ہے ہندوستان کو اپنے حلیفوں کے ڈوبنے کا خدشہ ہے جبکہ چین ایران اور روس کو آزاد دنیا کی ایک جھلک نظر آ رہی ہے۔

اس خبر کے آنے کیساتھ ہی ساری دنیا کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو اپنے اپنے ملکوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے بہتر راستے نظر آ گئے ۔اور ترقی کے ان راستوں کو اور بھی سنوارنے میں مصروف ہو گئے یورپ،شمالی اور جنوبی امریکہ کے ممالک تو اس سوچ میں گم ہیں کہ اس ملک کیساتھ اب تعلقات کیسے ہونے چاہیے۔جبکہ ایشیا اور افریقہ کے کمزور ممالک اس فکر میں ہیں کہ اب اسکے بعد کونسے بلاک کے ساتھ تعلّق کا راستہ استوار کرنا چاہیے ۔جنوبی کوریا،افغانستان،یمن،عراق،الجزائر اور صومالیہ کی حکومتوں کو اپنا انجام نظر آ رہا ہے اسلیئے وہ بھی اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کیلئے کسی بھی ملک کے ساتھ کوئی بھی دفاعی معاہدہ کرنے کے خواہاں ہیں۔

اور وہ خبر یہ ہے ’’ کہ افغانستان میں امریکہ کو شکست ہوگئی ہے‘‘

مگر اس افراتفری کی عالم میں ایشیاء کے ایک ملک کا احمق اور بے وقوف ترین حکمران گروہ بھی ہے جو نہایت گہری نیند سویا ہوا ہے۔ پاکستان کا یہ حکمران طبقہ جسکا منشور صرف اور صرف پیسہ پیدا کرنا ہے اور امریکہ کے شکست کے بعد اس ملک کے پالیسی سازوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امریکہ کی جانے کے بعد بھی دو ارب ڈالرز کے بدلے

میں پانچ سال تک اس ملک کو تباہ کرتے رہیں گے۔ اوراس ملک کے باشندوں کولڑاتے رہینگے بعض سادہ لوح تو یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا انٹیلی جنس ادارہ نہایت ہی چالباز ہے یہ امریکہ کودھوکہ دیتا رہے گا اوراپنے ملک کیلئے پیسہ جمع کرتا رہے گا، یہ سراسر عقل ودانش کے زمرے سے بالکل باہر ہے، کیونکہ اس دوارب ڈالر کے آنے سے اگر پانچ سال تک ہلکا پھلکا بھی ہومگر مسلسل جنگ ہوتو کیا یہاں کے سرمایہ کاردوسرے ملکوں کا رخ نہیں کرینگے؟ یا کم ازکم اسٹاک ایکسچینج کی منڈی کی وجہ سے اکاؤنٹ بیلنس دوسرے ممالک میں منتقل نہیں کرینگے؟ پانچ سال تک کتنے دھماکے ہونگے ؟ کتنے سیاسی کارکن مریں گے، کتنی سرکاری آبادی گرے گی کتنی مذہبی اختلافات بڑھ کر تضاد پیداہو جائے گا پچھلے تین چارسالوں میں اگر غیرمنظّم جہادی گروپوں نے پاکستان کا حلیہ تبدیل کردیا تو کیا آئندہ پانچ سالوں میں اس سے کئی گنّاہ زیادہ نقصان نہیں ہوگا اورکیا پانچ سال کے بعدمجاہدین صلح کرنے کیلئے تیار ہوجائینگے؟ اگرکوئی یہ سوچتا ہے کہ پانچ سال میں مجاہدین ختم کردئے جائینگے اگر فیصلہ یہ ہے تو ذرا تاریخ میں نظریوں اورانقلابات کے اوراق پلٹ کر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ کیا ایسا کبھی ہوا ہے؟ اس وقت ساری دنیا کے مسلم اورغیرمسلم ممالک کے الٹ چلنے والا ملک پا کستان میں یہ حالات کیوں ہیں؟اس سے دو باتیں واضح ہوئیں پہلی بات یہ ہے کہ چالیس چوروں کا یہ گروہ جسے نہ ملک کی فکر ہے اور نہ عوام کی وہ تو صرف پیسہ جمع کرنے میں مصروف ہیں اوراس کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان دوارب ڈالرمیں سے کتنا پیسہ سرکاری خزانہ میں جمع ہوگا دوسرا گروہ جونہایت ہی غلط فہمی کا شکار ہے وہ پاک فوج اوراس کا انٹیلی جنس ادارہ ہے سب سے پہلے ان کو ایٹمی ہتھیاروں اور پاکستان کے سیکولر ساکھ کی فکر ہے یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر یہاں مذہبی رجحان غالب رہاتو ہم ساری دنیا میں اکیلے رہ جائینگے اور ہمارا نیوکلئیر پروگرام سُپر طاقتو ں کے نشانے پرآجائے گا۔اس گروہ کے حضور میں ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر پاکستان کے عوام اسی طرح تھے جیسے اب ہیں تو پاکستان کو اکیلے ہی رہنا ہے ظاہر ہے کہ پاکستان کے عوام مسلمان ہیں اور مذہب سے تعلّق پرفخرکرتے ہیں اورمغرب کوایسے لوگ پسند نہیں ہوتے ہیں تو وہ اب ضروریا تو آپ سے راضی نہیں ہونگے اور یا وہ آپ کو اپنے عوام سے لڑاتے رہینگے اگرآپ نام کے بھی مسلمان ہیں تو قرآن پر آپ کا یقین نہیں اس میں اللہ کا فرمان ہے وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدو َلَاالنَّصَارٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۰) ترجمہ:۔اورکبھی خوش نہ ہو نگے آپ سے یہ یہوداورنہ یہ نصارٰی جب تک کہ آپ (خدانخواستہ) ان کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہوجاویں۔

ظاہر ہے کہ وہ اگر آپ سے راضی ہو گئے اور انھوں نے علی الاعلان میڈیا پر آپ کی تائید اور جھوٹی تعریف کر دی تو آپ نے عیسائیت قبول کیا ہوگا اور آپ مرتد ہو گئے ہونگے جیسا کہ پاک فوج اور اس کی زیرِ کمان چلنے والے اداروں کے ارتداد میں اب کوئی شک باقی نہیں رہا ان دونوں گروہوں کا دوسرا مقصدہ یہ ہے کہ جیسے ان دو ارب ڈالرز کے اعلان سے پہلے پاک فوج کے مخالف اور موافق یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان امریکہ کیلئے لڑ رہا ہے میرے خیال میں یہ نظریہ کمزور ثابت ہو رہا ہے کیونکہ دراصل پاکستان کے حکمران، سیاسی پارٹیاں اور فوج بذاتِ خود اسلام کا بدترین دشمن ہے اس کا ایک مبین ثبوت یہ ہے کہ ۲۰۰۲ء میں ایک فوجی جرنل نے فوج میں بھرتی کیلئے میڈیکل ٹسٹ کے نام سے ایک نیا چک اپ لازم کر دیا ہے جس میں شلوار اتار کر دونوں جانب سے سر کو ۱۵ کے زایہ پر لاتے ہیں اسکے وڈیو کو اپنے کمپیوٹر میں لوڈ کرتے ہیں ظاہر میں خصیوں کی تعداد معلوم کرنا ہوتا ہے مگر اصل میں اسکی غیرت کو چیک کرتے ہیں تاکہ آئندہ کہیں اسلام پسندی نہ کرے۔ اس کے علاوہ فوج میں ترقیاں کن بنیادوں پر ہوتی ہیں؟ صرف وہی فوجی سپاہی ترقی کر کے اگلے عہدے پر جا سکتا ہے جس میں غیرت نہ ہو اور ثبوت کے طور اپنی بیوی اور بیٹیوں کو اپنے سے اعلیٰ افسران کی خدمت میں پیش کرتا ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے کوئی نہیں جھٹلا سکتا اس کی گواہی پاک فوج کے ہمارے ہاں قید چالیس قیدیوں نے ہمیں کر دیں۔

اب اگر ایک اسلامی ملک کی فوج ایسی ہو تو اس سے اسلام دوستی کی کیا توقع کی جا سکتی ہے وہ دو ارب ڈالرز کے بغیر بھی مسلمانوں کے خلاف لڑتی رہے گی مساجد و مدارس کو شہید کرتی رہے گی مسلمان بیٹوں اور بیٹیوں کو امریکہ کے حوالہ کرتی رہے گی مگر جو سوچ ان کی طالبان ختم کرنے کی ہے وہ صرف اور صرف احمقوں والی سوچ ہے کیونکہ امریکہ نے طالبان کے سامنے اپنے ڈھیر سارے لاؤ لشکر کیساتھ گھٹنے ٹیک دئے روس نے ہتھیار پھینک دیا برطانیہ نے ہار مان لی۔ اور ایک دن وہ بھی آنے والا ہے کہ پاکستان کے اندر بھی خالص اسلامی شریعت ہوگی اور پاکستان اسی خلافت اسلامی کی ایک شاخ ہوگا ان شآء اللہ

☆☆☆☆☆

کیا کافروں کا دوست مسلمان ہوسکتا ہے؟؟؟ سوال

(قاری شکیل احمد حقانی نائب امیر تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی)

دنیا ایک عظیم امتحان گاہ ہے اس میں تمام انسانوں کا امتحان لیا جاتا ہے کیونکہ دنیاوی زندگی میں کیے ہوئے اعمال کا بدلہ آخرت میں دیا جاتا ہے جیسا کہ مثال مشہور ہے (جیسا کروگے ویسا بھروگے) دنیا کی اس امتحانی زندگی کے کچھ پہلو ہیں ایک تو یہ ہے کہ بعض امتحانات کا نتیجہ آخرت میں ملتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے'' دنیا آخرت کی کھیتی باڑی ہے'' اور بعض امتحانات کا نتیجہ دنیا میں مطلوب ہوتا ہے مثال کے طور پر کسی ڈگری یا منصب کے حصول کیلئے امتحان لیا جاتا ہے۔ اوراس میں بعض سوالات کے جوابات دینے ہوتے ہیں اگر امتحان دینے والے نے سوالات کے صحیح جوابات دیئے تو اس کو وہی مطلوبہ ڈگری یا منصب مل جاتا ہے اور اگر امتحان دینے والا صحیح جوابات دینے سے قاصر ہوا تو پھر اس کو وہ ڈگری نہیں ملتی۔ جو بندہ بھی ڈگری کے حصول کیلئے امتحان دیتا ہے وہ اس کیلئے زیادہ سے زیادہ محنت اور کوشش کرتا ہے اور اس کیلئے دن رات سوچ اور فکر میں ڈوبا رہتا ہے اور ڈگری جتنی مہم ہو اتنی اس کیلئے محنت کرنا پڑتی ہے یعنی بڑی ڈگری کے حصول کیلئے زیادہ محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض ڈگریاں ایسی ہوتی ہے جن کا حصول ایک انسان کیلئے بہت ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر انسان انسان نہیں رہتا وہ ڈگری جس انسان کے پاس بھی نہ ہو وہ حیوان سے بھی بدتر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے اس فرق کو بیان کیا ہے " إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُواْ فَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ '' (سورۃ انفال آیت نمبر ۵۵) ترجمہ:۔ جانداروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔ أُوْلَـئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ (سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۷۹)

ترجمہ:۔ یہ لوگ (بالکل) چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔

انسان کو اگر کھانا نہ ملے تو کوئی بات نہیں رہن سہن کی جگہ نہ ملے تو بھی گزارہ ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کو روٹی اور مکان کی بجائے انسانیت کے ضرورت ہے وہ بہترین ڈگری جو انسان کو انسانیت کی دائرے میں لاتی ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ یہی وہ عظیم الشان منصب اور ڈگری ہے جو انسان کو حیوانیت سے نکال کر کے انسانیت میں داخل کرتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں بے ایمان اور نافرمان لوگوں کو جانوروں سے بدتر ذکر

کیا گیا ہے ایمان کی ڈگری نہایت اہم ڈگری ہے اسلیئے اس کے حصول کیلئے بہت ساری مشکلات برداشت کرنے ہوتے ہیں اور بہت ساری مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بعض اوقات اس ڈگری کے حصول کیلئے جان کی بازی لگانا ہوتی ہے اور بعض اوقات صحراؤں، دریاؤں، بیابانوں اور جنگلوں میں دور دور تک منازل طے کرنا ہوتی ہیں اور پھر اس ڈگری کے حصول کیلئے مختلف قسموں کے چلنجوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے اسی طرح ایمان کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین اور احکامات پر عمل لازمی ہے اور بعض اعمال ایسے ہیں جو ایمان پر اثر انداز ہوتے ہیں جس سے ایمان ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ وضوء، نماز، روزہ اور حج وغیرہ ٹوٹتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالٰی کا فرمان ہے ''اے ایمان والوں یہود و نصارٰی کو دوست مت بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں آپ میں سے جس نے بھی ان کو دوست بنایا وہ ان ہی میں سے شمار ہوگا اور اللہ تعالٰی ظالم قوم کو ہدیت نہیں فرماتے۔'' اس آیت کی رو سے جو مسلمان بھی یہود و نصارٰی کے صف میں کھڑا ہوا تو وہ یہودی اور عیسائی شمار ہوگا مطلب یہ ہوا کہ یہود و نصارٰی کی دوستی سے ایمان ٹوٹ جاتا ہے لیکن ہمارے ہاں ایمان شناختی کارڈ جیسی مثال رکھتا ہے ایک مرتبہ کہو لا الہ الا اللہ اور پھر جو دل میں آجائے کرو بغیر کسی جھجک کے۔ پاکستان کے اندر یہود و نصارٰی کی دوستی کفر اور ارتداد نہیں اور ہر قسم کے کافر کی مدد کرنا اور اسلام کی ہر قسم مخالفت کرنا ایمان شمار کیا جاتا ہے اور پاکستان کے باہر اگر کسی نے کافر کا ہاتھ کی انگلی کے اشارے سے بھی تعاون کیا تو وہ بھی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔ یہ ایک عجیب منطق ہے کہ اگر افغانستان کے اندر روسی انقلاب کے دور کا ایک مجاہد امریکہ کا دوست ہے تو یہ سابقہ مجاہد پختون (پٹھان) غازی ڈاڑھی والا کافر اور مرتد ہے افغانستان کے اندر جو بھی امریکہ اور نیٹو کا اتحادی ہوا تو وہ بے ایمان ہے اور اسکے خلاف لڑنا جہاد ہے اور لڑنے والا مجاہد اور غازی ہے اور افغانستان کے اندر امریکہ کا اتحادی اگر کسی نے قتل کیا تو وہ مردار ہے اور مارنے والا اگر قتل ہوا تو وہ شہید ہے۔ پاکستان کے باہر امریکہ کے اتحادی کا مال مال غنیمت سمجھا جاتا ہے اور پاکستان کے اندر نہیں حالانکہ قرآن مجید تو افغانستان اور پاکستان بلکہ پوری دنیا کیلئے یکساں نازل ہوا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان کے باہر کافروں سے دوستی کرنے پر مسلمان مسلمان نہیں رہتا تو کیا پاکستان کے اندر کافروں سے دوستی کرنے پر مسلمان مسلمان رہے گا؟؟؟

☆☆☆☆☆

قائد جہاد شیخ اسامہ بن لادن کا پیغام پاکستانی قوم کے نام (مفتی عمر حقانی)

یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں۔ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں اوراس سے مغفرت طلب کرتے ہیں ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کے شروں سے اوراپنے برے اعمال کے نتائج سے۔

امابعد

پاکستان کے بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' اے نبی جہاد کیجئے کافروں اورمنافقوں کے خلاف اور ان پرسختی کیجئے اوران کاٹھکانہ جہنّم ہے اوروہ بہت بری جگہ ہے''(التوبہ آیت ۷۳)

اوررسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے'' جومسلمان بھی کسی ایسے موقع پردوسرے مسلمان کا ساتھ چھوڑے جہاں اسکی عزت گھٹائی جا رہی ہواوراسکی حرمت پامال کی جارہی ہوتو اللہ تعالیٰ ضرورایسے موقع پراس کا ساتھ چھوڑتا دیتاہے ۔جہاں وہ چاہ رہاہوتاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مددکریں اور جومسلمان کسی ایےموقع پردوسرے مسلمان کی مدد کریں جہاں اس کی عزت گھٹائی جارہی ہواوراسکی حرمت پامال کی جارہی ہوتو اللہ تعالیٰ ضرورایسے موقع پراسکی مددفرما تے ہیں جہاں وہ چاہ رہاہوتاہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی مددکریں۔(ابو داؤد ،با ب من رد عن مسلم غیبة)اسلام آباد میں واقع لال مسجد پرحملہ اتناہی دردناک واقعہ ہے جتنادردناک ہندوؤں کا بابری مسجد پرحملہ اوراسکومسمار کرنے کا جرم تھا یہ واقعہ بہت خطرناک باتوں پردلالت کرتاہے جن میں اہم ترین اموریہ ہیں۔

سب سے پہلی بات جواس واقعہ سے صاف ظاہرہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت اب بھی پورے شدومد سے امریکہ سے دوستی ،امریکہ کی کامل فرمانبرداری اورمسلمانوں کے خلاف امریکہ کی نصرت کرنے کے راستے پرقائم ہے اور یہ فعل اسلام کے دائرہ سے خارج کرنے والے ان دس نواقض (جن کی تفصیل آئندہ شمارہ میں) میں سے ایک ہے جوکہ علماءدین کے یہاں معروف ہیں اورایسی حکومت کے خلاف مسلح خروج کرنااوراسے ہٹانا مسلمانوں پرواجب ہے ۔ارشادباری تعالیٰ ہے'' اے ایمان والو!یہودونصاریٰ کواپنا ساتھی نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اورتم میں سے

جوشخص بھی ان کو اپنا ساتھی بنائے گا وہ انہی میں سے ہے بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتے۔‘‘(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۵۱) یہ آیت یہ معنٰی رکھتا ہے کہ کافروں کا ساتھ دینے والا کفر میں بھی ان کے ساتھ شریک ہے جیسا کہ اہل تفسیر نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے یہی وہ حکم شرعی ہے جسکا فتوٰی مفتی نظام الدین شامزئیؒ نے بھی دیا تھا آپ اس فتوے میں لکھتے ہیں کہ’’اگر ایک مسلم حاکم بلاد اسلامیہ پر حملے میں کسی کافر ملک کی مدد کریں تو شریعت کی رو سے مسلمانوں پر لازم ہوجاتا ہے کہ وہ اسے حکومت سے بزور ہٹائیں اور اسے شرعاً اسلام اور مسلمانوں کا غدار گردانیں۔‘‘

پس اے اسلامیانِ پاکستان:۔ بلاشبہ مفتی نظام الدین شامزئیؒ نے اپنے کندھے پر موجود بھاری ذمہ داری کا حق اداء کردیا تھا آپؒ نے ڈنکے کی چوٹ پر کلمہء حق کہا اور مخلوق کی ناراضگی کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال کر حکومت پاکستان کے بارے میں اللہ کا حکم پوری وضاحت سے بیان کرڈالا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا غدار ہے اور اسے ہٹانا واجب ہے یہی وہ فتوٰے ہے جس نے حکومت پاکستان اور اس کے امریکہ آقاؤں کو غصہ دلایا اور میرے خیال میں مفتی صاحبؒ کا قاتل بھی ان کے سوا کوئی اور نہیں مفتی شامزئیؒ اپنا فرض ادا کرکے چلے گئے اور بہت سے علماء سوٓء کی روِیے کے برعکس حق کو باطل سے نہیں بدلا۔لیکن ہمارے حصّے کا فرض ابھی بھی ہم پر باقی ہے اس فرض کی ادائیگی میں پہلے ہی ہم سے بہت تأخیر ہوچکی ہے کہ اب ہم اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں امید ہے کہ یوں اللہ تعالٰی میری اور آپکی تقصیر معاف فرمادیں گے۔

دوسری اہم بات جو لال مسجد کے واقعہ سے پتہ چلتی ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کا مولانا عبدالعزیز صاحب کو ذرائع ابلاغ پر عورتوں کے لباس میں پیش کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ حکومت پاکستان اسلام اور علماء کیلئے کس قدر بغض اور نفرت رکھتی ہے اور ان کے ساتھ استہزاء کرتی ہے اور علماء کے ساتھ بغض،نفرت اور استہزاء کرنا کفر اکبر ہے اور ان کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ ایسے نازک واقعات لوگوں میں تمیز کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں پس وہ حقیقی علمائے دین جو اولیاء الرحمٰن کے ساتھ ہوتے ہیں اور شیطان کے ساتھی سے چھٹ کر علٰیحدہ ہوجاتے ہیں لیکن جہاں تک اولیائے شیطان کا تعلّق ہے تو پاکستان کی فوج اور خفیہ ایجنسیاں انھیں کھینچ کر قول باطل کہنے اور اہل باطل کی نصرت کرنے پر لے آتی ہیں پس ان میں سے کوئی تو حکومت اور اس کی فوج کے ساتھ اتحاد و یکجہتی کی دعوت دیتے ہیں کوئی

طاغوتی افواج کے خلاف فدائی حملوں کوحرام قرار دیتے ہیں اور کوئی براہ راست مجاہدین پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان پر طعن وتشنیع کرتے ہیں اور بلاشبہ یہ منافقین کا سا طرزعمل ہے۔میں پاکستانی فوج کے غازی فوجیوں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی نوکریوں سے استعفٰی دو اور پھر سے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور موجودہ حکومت کے شرک فی القانون سے اعلانِ برآءت کرو۔

پس اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں' حق' ہر ایک سے بڑا ہے اور ہر چیز پر مقدم ہے اگر حق کو ہر ایک پر مقدم نہ رکھا جائے اور اگر ہم قوی اور ضعیف سب پر یکساں انداز سے حدود اللہ لاگو نہ کریں تو یہی دراصل ہلاکت کا راستہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بتلا گئے ہیں۔"کہ تم سے پہلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہوگئیں کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد (سزا) قائم کر دیتے اور خدا کی قسم !اگر فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری کریگی تو میں اسکا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔"(رواہ البخاری)

پس اے پاکستان میں بسنے والے نوجوانان اسلام! بلاشبہ قلم تمہاری نیکیاں اور لغزشیں لکھ رہا ہے اور یہ عذر تمہارے کس کام نہ آئے گا کہ تمہارے علماء وزعماء کی ایک کثیر تعداد نے کافر حکام سے دوستی لگا رکھی ہے۔اور کچھ دیگر علماء پر طاغوتی حکمرانوں کے خلاف سے ایسا ضعف طاری ہوگیا ہے کہ وہ حق بات کہنے اور اعلانیہ اسکا پرچار کرنے سے پیچھے ہٹ گئے ہیں ان گڑھوں میں گرنے سے صرف وہی علماء مستثنیٰ ہیں جن پر اللہ نے خصوصی رحم فرمایا ہے اور ایسے علماء یا تو جیلوں میں بند ہیں اور یا انھیں دربدری کا سامنا ہے یہ عظیم مصیبت (علماء سوء کا مرتد حاکم کے ہم رکاب ہوکر چلنا،اس کے ساتھ مداہنت کا رویہ اختیار کرنا،مخلص علماء اور مجاہدین پر طعن وتشنیع کرنا یہ سب کچھ) راہ حق سے دور رہنے کا کوئی عذر نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ مسئلہ پاکستان ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ایک ایسی مصیبت ہے جس کا شکار تمام عالم اسلام ہے اور بلاشبہ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی کوئی طاقت ہمارے پاس نہیں سوائے اس کے جو اللہ عطا کرے۔

اے پاکستان میں بسنے والے اہلیان اسلام! آپ میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہا پیش ہوگا ہر ایک سے صرف اس کے اپنے بارے میں سوال کیا جائے گا پس اپنا فرض ادا کرنے کی فکر کرو اور جان لو کہ جہاد جب

فرض عین ہو جائے جیسا کہ وہ آج ہے تو پھر دو ہی راستے باقی رہ جاتے ہیں کہ تیسری راہ کوئی نہیں ہے یا تو راہ جہاد جو کہ دراصل رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کی راہ ہے دوسری راہ جہاد سے پیچھے بیٹھنے والوں کی ہے جو دراصل متذبذبین اور منافقین کا راستہ ہے پس اپنے لیے کوئی ایک راہ چن لو۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمارے جو بھائی اور بہنیں قتل کر ڈالے گئے انکی شہادتیں قبول فرما اور زخمیوں کو اپنے خصوصی کرم سے شفاء دے اے اللہ ان کی قبروں کو ان پر کشادہ کر دے ان کے اہل وعیال کا خلیفہ بن جا اور علیین میں ان کے درجات بلند فرما اے اللہ تو ان میں سے ایک ایک کو گن چن لے ان کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑ اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔ (آمین یارب العالمین)

خواتین اسلام کے عظیم کارنامے

(عمر شاہین حقانی)

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین نہ صرف علوم دینیہ کے مختلف شعبوں پر مکمل عبور رکھتی تھیں بلکہ طاقت وعمل کے میدان میں انکا کردار قابل رشک تھا۔ انکے اسی کردار کی برکت تھی کہ انھوں نے ایسی ایسی مشاہیر شخصیات کو جنم دیا کہ جن کی تاریخ پڑھتے پڑھتے آج کے قارئین کی عقلیں ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہیں علم کے آفتاب ومہتاب ہوں یا ملکوں کو فتح کرنے والے مجاہد ہوں یا عدل وانصاف کے پھریرے لہرانے والے حکمران ہوں یا لوگوں کے دلوں پر جھنڈے گاڑنے والے صوفیائے کرام ہوں ایک تاریخ ساز شخصیت کی پشت پر آپ کو باعمل ماؤں کا کردار ضرور نظر آئے گا۔ اسی طرح مسلمان خواتین نے میدان جنگ میں بھی عزم واستقلال کی نئی داستانیں رقم کی ہیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، مجاہدین کو پانی پلانا اور مجاہدین کی ہمت بڑھانا وغیرہ جیسے کام تو وہ بہرحال کرتی تھیں۔ بہت سے خواتین نے جہاد وقتال میں بھی شجاعت کے ایسے ایسے جوہر دکھائے کہ مرد رشک کھاتے تھے۔ چند ایک کا ذکر بطور مثال کیا جاتا ہے۔

حضرت صفیہؓ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی اور سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی بہن تھیں غزوہ احد میں وہ اسلامی فوج کے ساتھ نکلیں تاکہ مجاہدین کو پانی پلانے اور علاج معالجے میں ان کی نصرت ومدد کرسکیں۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی ایک غلطی کے نتیجے میں فتح کے بعد شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران جو مسلمان پیچھے کی طرف لوٹ رہے تھے۔ حضرت صفیہؓ اپنے نیزے کو ہاتھ میں پکڑ کر ان کے چہروں کی طرف مارتی تھیں اور ان کو عار دلاتی تھیں کہ تم نبی علیہ السلام کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہو اس جنگ میں ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابوسفیان نے موقع پا کر حضرت حمزہؓ کا مثلہ یعنی ان کے کان اور دوسرے اعضاء کاٹ دیے تھے حضرت صفیہؓ اپنے بھائی کی لاش دیکھنے آئیں تو آنحضرت ﷺ نے ان کے بیٹے حضرت زبیر بن العوامؓ کو فرمایا کہ ان کو لاش کے پاس جانے سے روکو چنانچہ انھوں نے آپ کو منع کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے بھائی کی لاش کا مثلہ کیا گیا ہے لیکن میں صبر کروں گی کہ یہ اللہ کی راہ میں ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو لاش دیکھنے کی اجازت دی آپؓ نے لاش کو دیکھا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور عظیم صبر کا مظاہرہ کیا ایک اور واقعہ جو غزوہ خندق میں حضرت صفیہؓ کے ساتھ پیش آیا اس جنگ میں ایک طرف تو عرب کے کفار ومشرکین نے اکٹھے ہو کر مدینے کی طرف یلغار کی دوسری طرف یہود بنو قریظہ اپنے قلعوں سے نکل کر مدینے کے مسلمانوں کے گھروں کے قریب برے ارادوں کے ساتھ منڈلا رہے تھے یہود مسلمانوں کے صفوں میں انتشار اور بے چینی پیدا کرنا چاہتے تھے حضرت صفیہؓ بھی ایک قلعہ میں تھیں جس میں حسان بن ثابتؓ بھی تھے جو بچوں اور عورتوں کی حفاظت کیلئے متعین تھے اس دوران ایک یہودی وہاں سے گزرا اور قلعہ کے ارد گرد چکر کاٹنے لگا یہ دیکھ کر حضرت صفیہؓ کو شک گزرا اور حضرت حسانؓ کو فرمایا کہ یہ یہودی قلعہ کا چکر کاٹ رہا ہے مجھے ڈر ہے

کہ ہمارے بارے میں یہودیوں کو مخبری نہ کردے کہ قلعہ میں مرد نہیں لہذا آپ اترے اور اس کو قتل کردے حضرت حسانؓ نے فرمایا کہ میں بوڑھا اور ضعیف ہوں یہ کام مجھ سے نہ ہو سکے گا یہ سن کر حضرت صفیہؓ نے خیمہ کی لکڑی اٹھائی قلعہ سے اتری اور یہودی کو مار مار کر واصل جہنّم کردیا پھر آپ نے اس یہودی کا سر کاٹ کر قلعے کی دیوار سے یہودیوں کی طرف پھینک دیا یہ دیکھ کر یہودیوں کے دل میں خوف بیٹھ گیا کہ یقیناً قلعہ میں اسلامی فوج موجود ہے اس طرح حضرت صفیہؓ نے مسلمانوں کو یہودیوں کے مکر وفریب سے نجات دلائی۔ نبی اکرم ﷺ کو جب آپ کے اس کارنامے کے بارے میں آگاہ کیا گیا تو حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اس قدر ہنسے کہ میں نے آپ کے دانتوں کے آخری حصّے دیکھے میں نے کبھی کسی چیز پر آپکو اتنا ہنستے نہیں دیکھا۔

تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے آپ کو کسی نہ کسی عورت کا کردار نظر آئے گا ماں کی شکل میں ہو یا بہن کی شکل میں یا بیوی اور بیٹی کی شکل میں ہو دنیا کا کوئی کامیاب انسان ایسا نہیں کہ جس کے پس منظر کسی عورت کا کردار نظر نہ آتا ہو آج تنزلی کا دور ہے ہم نے اپنی خواتین کو عادیت پرستی کی اس دور میں لگا دیا ہے کہ وہ اپنا اصل کردار اور مقام بھول گئی ہیں اکثر خو اتین نے تو چراغِ محفل بننے کو ہی زندگی کا مقصد سمجھ لیا ہے پس ان کا زیادہ وقت یا تو زیب وزینت میں گزرتا ہے یا آرائش وزیبائش کا سامان مہیا کرنے میں جو شریف یا قدرے دیندار گھرانے ہیں تو ان کی خواتین فقط گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کو ہی مقصد زندگی سمجھتی ہیں آج خواتین میں دینی مسائل سیکھنے اور اعمال صالحہ کرنے کا شوق رخصت ہو چکا ہے اور ہمارے ملک کی نصف سے زیادہ آبادی پر محیط یہ طبقہ آج قوم کی فکر میں اپنی تعمیری کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں ماضی کے جس دور میں عورت خاندان کی تعمیر میں اپنا کردار سمجھتی تھی تو وہ دور دنیا میں اسلام کا سنہری دور کہلاتا تھا اور اب جبکہ یہ طبقہ اپنے کردار سے غافل ہے تو قومیں ٹھوکریں کھا رہی ہیں آج اگر عورت اپنے اسلاف کا کردار سامنے رکھیں اور یہ سوچیں کہ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا طرز زندگی کیا رہا ہے تو ان میں ذوق عمل اور جذبۂ دین پیدا ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

اصلاحی بیانات کا سلسلہ

غیبت کا بیان

(مولانا گل محمد نگران شعبہ تألیف وتصنیف باجوڑ ایجنسی)

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد المر سلين محمدٍ وآلهٖ واصحابهٖ اجمعين

اما بعد فاعوذبالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

قال سبحانه وتعالىٰ "ولايغتب بعضكم بعضاًايحب احدكم ان يأكل لحم اخيه ميتاً فكرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحيم (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ:۔اورنہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیاتم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے توتم ضرور نفرت کروگے(تو غیبت نہ کرو)اوراللہ کا ڈر رکھو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والامہربان ہے۔

اس مضمون میں غیبت کے متعلّق آٹھ باتوں کا بیان ہے(۱) غیبت کے تعریف (۲) غیبت کے الفاظ اورطریقے (۳) غیبت کرنے کے نقصانات اورعذاب (۴) غیبت کے نقصان کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال (۵) غیبت سے نفرت کے بارے میں سلف صالحین کے واقعات (۶) غیبت کا علاج (۷) غیبت سے توبہ کرنے کا طریقہ (۸) جوکسی کی غیبت سنے وہ کیا کریں؟

پہلی بات غیبت کی تعریف یعنی غیبت کس کو کہتے ہیں؟ اس کی تعریف خود آنحضرت ﷺ کی ہے ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا" اتدرون ماالغيبت قالو الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بمايكره قيل افرأيت ان كان فى اخى ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه فقد بهته۔(رواه مسلم ،ابو داؤد ،ترمذى ،نسائى)

ترجمہ:۔کیاتم جانتے ہوکہ غیبت کیا ہے توصحابۂ کرامؓ نے کہا کہ اللہ اوراسکے رسول خوب جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کواس چیز کیساتھ یادکرنا جس کووہ پسند نہ کریں کہا گیا کہ اس کے بارے میں ہمیں خبردو کہ میں جوکہتا ہوں وہ چیز میرے بھائی میں موجود ہوتو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگرتمہارے بھائی میں وہ چیز موجود

ہو جسے تم کہتے ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ باتموجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

اس حدیث میں دو باتیں بیان ہوئیں (۱) غیبت کی تعریف اور (۲) غیبت اور بہتان کے درمیان فرق۔ یعنی غیبت اس کو کہتے ہیں کہ اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اس میں موجود ہو اور بہتان اس کو کہتے ہیں جو اس میں وہ بات موجود نہ ہو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم حقیقت بیان کرتے ہیں تو یہی حقیقت بیان کرنا غیبت ہے اور جو حقیقت نہ ہو تو وہ بہتان ہے۔

دوسری بات غیبت کے الفاظ اور طریقے! یہ بہت ہیں امام نوویؒ کہتے ہیں کہ ''کسی کو کانا یا بھینگا کہنا یا لنگڑا کہنا یا شل یا لمبا یا چھوٹا یا کالا یا زرد یا بڑے پیٹ والا یا فاسق یا فاجر یا ڈاکو یا خیانت کرنے والا یا کاہل اور سست کہنا یا فلاں بے ادب ہیں یا بہت کھاتا ہے یا بہت بولتا ہے یا بہت سوتا ہے یا برے اخلاق والا ہے یا متکبر ہے یا ترش رو ہے یا کسی کی نقالی کرنا جیسے کہ فلاں یوں چلتا ہے یا ایسی باتیں کرتا ہے وغیرہ (الاذکار للامام النوویؒ، احیاء العلوم للغزالیؒ)

حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کے بارے میں کہا کہ انھا قصیرة فقال النبی ﷺ اغتبتھا۔ترجمہ:۔ کہ وہ اوچھا یعنی چھوٹی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے اس کی غیبت کی۔اسی طرح ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کہاما اعجز فلان فقال النبی ﷺ اکلتم لحم اخیکم واغتبتمو ہ۔ترجمہ:۔ کہ فلاں آدمی بہت عاجز اور کمزور ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا اور اس کی غیبت کی۔(الزھد لابن السری ص ۵۶۶)

تیسری بات غیبت کے نقصانات:۔غیبت کے نقصانات بہت ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایحب احد کم ان یا کل لحم اخیہ میتاً۔ یعنی غیبت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گو شت کھائے یعنی گوشت بھی بھائی کا ہو اور وہ بھائی بھی مرا ہوا ہو اور قتادہ وغیرہؒ کہتے ہیں کہ وہ گوشت جو گلا سڑا ہو اور جس میں کیڑے ہو یعنی مردے کا گلا سڑا گوشت جس میں کیڑے پڑے ہوں۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جس سے اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کرتے تھے میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے لوگوں کا گوشت کھایا یعنی ان کی غیبت کی اور ان کی بے عزتی پر لگے

ہوئے تھے۔(ابوداؤد)

اسی طرح جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بدبودار چیز کی بوآ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بُو ان لوگوں کی ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔(اخرجہ الامام احمد وابن ابی الدنیا وابن کثیر)

چوتھی بات غیبت کے نقصانات کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال:۔انسؓ، مجاہد، ابراہیم اور سفیانؒ فرماتے ہیں کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(احیاءعلوم الدین ص ۲۳۴ ج ۱)

مجاہد، عطاء اور ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ غیبت سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔(التوبیخ والتنبیہ لعبداللہ بن محمد المتوفٰی ۳۶۹ھ ص ۸۵)

فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں کہ جب غیبت ظاہر ہوجائے تو اللہ کیلئے دوستانہ ختم ہوجاتا ہے اور کہتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہونگے کہ ظاہر میں تو ایک دوسرے کے بھائی ہونگے اور پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کے دشمن اور یہی منافقت ہے(التوبیخ والتنبیہ ص ۸۵)

پانچویں بات غیبت سے نفرت کرنے کے بارے میں سلف صالحین کے واقعات:۔ (۱) ابراہیم بن ادھمؒ کو کسی نے دعوت دی جب وہ آئے تو ایک آدمی ابھی نہیں آیا تھا تو لوگوں نے بحث شروع کی اور کہا کہ وہ بہت کاہل اور سست آدمی ہے تو ابراہیمؒ نے کہا کہ میرے نفس نے مجھ پر یہ کام کیا کہ اس نے مجھے ایسی جگہ لایا کہ جہاں لوگو ں کی غیبت ہورہی ہے اور اٹھ کر چلے گئے اور تین دن تک کھانا نہیں کھایا۔اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کاہل اور سست ہے تو یہ بھی غیبت ہے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نیک لوگ غیبت سے کتنی نفرت کرتے ہیں کہ اس کی وجہ سے تین دن تک کھانا نہیں کھایا۔

(۲) سفیان بن حسینؒ کہتے ہیں کہ میں ایاس بن معاویہؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے کسی کے پیچھے با تیں کی تو مجھے ایاسؒ نے کہا کہ تو نے اس سال ترک اور روم کے ساتھ جہاد کیا ہے؟ تو میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ سے تو ترک اور روم محفوظ ہیں اور اپنے مسلمان بھائی کی عزت محفوظ نہیں۔

چھٹی بات غیبت کا علاج:۔ پہلا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ اگر میں غیبت کروں تو اللہ تعالیٰ کے قہر اور غصّے کا مستحق بنوں گا اور کئی قسموں کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا جیسے کہ گزری ہوئی حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوئی

ہے۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ بھی سوچے کہ میں اگر کسی کی غیبت کروں تو میری نیکیاں مجھ سے لی جائیں گی اور جب میری نیکیاں ختم ہو جائیں تو اس شخص کی برائیاں مجھ پر ڈالی جائیں گی کیونکہ تو نے جس کی غیبت کی تو قیامت کے روز تیرے نیک اعمال اس کو دیے جائنگے اور جب تیرے نیک اعمال ختم ہو جائیں تو پھر اس شخص کی برائیاں تجھ پر ڈالی جائے گی اور اس کی مثال رسالہ قشیریہ اور دوسری کتابوں میں یوں ذکر کی ہے کہ جو بندہ کسی کی غیبت کرتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ بندہ منجنیق (ہاوان) لگا کر اپنی نیکیوں کو کبھی مشرق کی طرف پھینکتا (فائر کرتا) ہے اور کبھی مغرب کی طرف جیسا کہ اس وقت میں کبھی کسی باجوڑی کی غیبت کی کبھی مہمندی کی اور کبھی سواتیوں کی تو غیبت کی وجہ سے اپنی نیکیوں کو تقسیم کرتا رہتا ہے اور جب مجلسِ غیبت سے اٹھتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایک نیکی (گولی) باقی نہیں رہتی ۔اسی وجہ سے علمائے کرام کہتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک آدمی کو نامۂ اعمال دیا جائے گا جس میں کوئی ایک نیکی بھی نہیں ہوگی تو یہ آدمی کہے گا کہ میری نمازیں، روزے اور دوسرے نیک اعمال کہاں گئے تو اسے کہا جائے گا کہ تیرے تمام نیک اعمال تیری غیبت کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں۔

اسی وجہ سے عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں اگر کسی کی غیبت کرتا تو اپنے والدین کی کرتا کیونکہ میری نیکیوں کا زیادہ مستحق میرے والدین ہیں۔

فائدہ:۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی نے آپ کی غیبت کی تو آپ پریشان مت ہو جاؤ کیونکہ غیبت کرنے والے کی نیکیاں اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائے گا۔

تیسرا علاج:۔آپ جس کسی کی بھی غیبت کرتا ہے تو اسکی ناکارہ صفات (صفات خبیثہ) کی بجائے اس کی اچھی صفات پر نظر کریں کیونکہ عبداللہ بن المبارکؒ اور ابن مازنؒ کہتے ہیں کہ المؤمن یطلب المعاذیر والمنافق یطلب العثرات یعنی مسلمان کی عادت یہ ہے کہ وہ مسلمان کی غلطی کو معاف کرنے کیلئے بہانے تلاش کرتا ہے اور منافق کی عادت یہ ہے کہ وہ لوگوں کی غلطیوں کو دیکھتے ہیں کہ اس نے یہ غلطی کی یا یہ کام غلط کیا ہے وغیرہ۔

ساتویں بات غیبت سے توبہ کرنے کا طریقہ:۔ایک طریقہ تو یہ ہے کہ تو نے جس کی غیبت کی ہے اس کیلئے بخشش اور استغفار مانگے اور یوں کہے کہ اللّٰھمّ اغفر لنا ولہ یعنی اے اللہ ہمیں بھی معاف فرما دیں اور اس کو بھی مجاہدؒ کہتے

ہیں کہ اس شخص کی تعریفیں (صفت) کریں اوراس کیلئے بخشش مانگے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ تو نے جس کی غیبت کی ہے اوراس کوخبر پہنچی ہوتو اس سے بخشش اور معافی مانگو یعنی اس سے معاف کرواؤ اور اگر اس کو خبر نہ پہنچی ہو تو اس کیلئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے استغفار مانگو۔

آٹھویں بات جو کسی کی غیبت سنے وہ کیا کرے؟:۔غیبت کرنے والا اور غیبت سننے والا دونوں غیبت کے گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

امام نوویؒ کہتے ہیں جو کسی کی غیبت سنے تو اسے چاہئیے کہ وہ اس کی تردید کرے زبان سے اور اس کو ملامت کرے اور اگر زبان پر اس کی طاقت نہ ہو تو ہاتھ کے ذریعے منع کرے اور اگر زبان اور ہاتھ سے منع کرنے کی طاقت نہ ہو تو پھر اس مجلس سے اٹھے کیونکہ باوجود طاقت اور استعداد کے اب بیٹھے رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس گناہ پر راضی ہے اور گناہ پر راضی ہونا گناہ ہے۔

''ماضی کی داستانیں''

''۱۸۵۷ء میں مجاہدین کے مصائب اور بے مثال صبر واستقامت'' (قاضی محمد ثاقب)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے مجاہدین پر جو حالات گزرے ہیں وہ تو بہت دردناک ہیں قید ہونا، گرفتار ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے خصوصاً جب کوئی انسان جہاد میں نکل کر اپنے کافر یا منافق دشمنوں کے ہاتھوں قید ہو جائے تو یہ ایک سخت اور کڑی آزمائش ہے اور مشکل ترین امتحان ہے۔ دورحاضر کی نام نہاد ترقی اور بہمانہ تہذیب نے قید خانوں کو اذیت، ایمان سوزی اور گناہ کے اڈے بنادیئے ہیں اسلئے قید کاٹنا مزید مشکل اور خطرناک ہو چکا ہے۔آج شبرغان سے لیکر گوانتاناموبے تک ان قید خانوں کا ایک جال بچھا پڑا ہے جن میں مجاہدین کے ایمان، جذبات اور جوانیوں کو بھسم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے پاکستان اور امریکہ کی عقوبت خانے خوفناک حد تک خطرناک ہیں۔ جبکہ افغانستان کے قید خانوں میں بھی اللہ کے شیروں کو تڑپایا جارہا ہے۔کس کس ملک کی عقوبت خانوں کا تذکرہ کیا جائے خود وہ ممالک جو مذہبی کہلاتے ہیں وہاں بھی انتہا پسندی کو کچلنے کے ناپاک نعرے کے نام پر امتِ محمد ﷺ کے پاک باز افراد کیلئے عقوبت خانوں کے دروازے کھل چکے ہیں سعودی عرب ہو یا پاکستان، مصر ہو یا الجزائر یا دیگر تمام اسلامی ممالک۔ وہاں اب سب سے بڑا جرم نہ قتل ہے نہ زنا نہ چوری ہے نہ اغواء نہ شراب نوشی ہے نہ دیوثی بس اگر جرم ہے تو ایک ہی جرم ہے اور وہ ہے جہاد اور خلافت کا نام لینا، امریکہ کی مخالفت کرنا اور اسلامی نظام کے نفاذ کی فکر رکھنا۔ یہ جرم کرنے والے نا قابل برداشت ہیں۔حکمرانوں کا بس چلے تو ایسے لوگوں کا نام ونشان تک مٹادیں جن کی وجہ سے انھیں گورے کافروں کے سامنے خفت اٹھانا پڑتی ہے اور ان کے غلامانہ عیش ونشاط میں خلل پڑتا ہے مگر کافروں کے سامنے گردن جھکانے والے یہ حکمران عقوبت خانوں اور جیلوں کا سہارا اسلئے لیتے ہیں کہ بزدل ہیں۔اسی وجہ سے بعض افراد کو اپنے رشتہ داروں اور دوست واحباب کے جرائم کے پاداش میں قید بھگتنے پر مجبور کرتے ہیں۔ لیکن یہ آج کی بات نہیں آج سے تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل بھی انگریزوں کی یہی روش تھی اور مجاہدین کو ہر قسم کی اذیت میں مبتلا کرتے تھے ہر قسم کی سزائیں مقرر کیں ماورائے نام نہاد عدالت کے

مجاہدین کوموت کی سزا دیتے تھے میں بات ایک صد پیچھے زمانہ کی کررہا ہوں جس زمانہ میں سفید فام متعصب درندوں کی زبان آئین اور قانون تھی اس وقت آہنی پنجرے، بیڑیا اور ڈنڈے وغیرہ سب چیزیں تھیں انگریز افسروں کا رویہ دل آزار اور توہین آمیز تھا مثال اور نمونہ کیلئے چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

حوالات جو جیل خانہ کی تمہید ہوتی ہے اس کی سرگزشت ایک حوالاتی (مولانا عبدالرحیم صاحب) کے الفاظ میں یہ ہے کہ ہر ایک کو علیحدہ کوٹھڑی میں جس کو سنگین کوٹھڑی کہتے ہیں بند کر دیے گئے وہ کوٹھڑی پانچ فٹ لمبی اور چار فٹ چوڑی تھی اور چھت نہایت بلند اور اوپر چھت کے ایک چھوٹا سا روشندان تھا کہ آدمی اس میں سانس لے سکے نہایت تنگ و تاریک جگہ تھی اس کوٹھڑی میں تقریباً ڈھائی تین مہینے ہم لوگ رہے دن میں ایک مرتبہ جیل خانہ کھل جاتا اس کے علاوہ مجاہدین کو ایسی ایسی سزائیں دی گئیں کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں مثلاً درختوں پر لٹکا کر پھانسی دینا، جلتے ہوئے سلاخوں سے داغ مارنا یا جلا دینا، سور کی کھال میں سی کر جلانا، توپ سے باندھ کر اڑا دینا، قتل عام کرنا اور بستیوں کو جلا دینا وغیرہ۔

ایک مرتبہ دہلی میں خون ریزی کے عادی سپاہیوں نے جوش انتقام کو بجھانے کیلئے پھانسی دینے والے جلادوں کو رشوت دیکر آمادہ کیا تھا کہ پھانسی کے تختہ پر زیادہ دیر تک لٹکتے رہنے دیں تاکہ لاش کے تڑپنے کی دردناک کیفیت دیکھ کر جسے وہ ناچ کہتے تھے اپنی خون خوار طبائع کیلئے دلچسپی کا سامان بناسکیں۔

درختوں پر لٹکا کر پھانسی دینا:۔ بنارس اور آلہ آباد میں ایک موقع پر چند نوجوان لڑکوں کو محض اس بناء پر پھانسی دی گئی کہ انھوں نے شوقیہ طور پر مجاہدین کے جھنڈے اٹھا کر بازاروں میں منادی کی تھی اس تمام سلسلے میں بے شمار ایسے واقعات ملیں گے جن میں اس قسم کی نمائشی عدالتوں تک سے بھی گریز کیا گیا اور بے گناہ انسانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا۔ پھانسیاں دینے کیلئے رضا کارانہ ٹولیاں بنائی گئیں جنہوں نے اس مقصد کی تکمیل کیلئے دیہات کا دورہ کیا اس حالات میں ان کے پاس پھانسی دینے کا سامان بھی مکمل نہیں تھا اس میں شریک ایک آدمی کہتا ہے اور فخریہ اظہار کرتا ہے کہ ہم پھانسی دیتے وقت عام طور پر آم کے درخت اور ہاتھی استعمال کرتے تھے یعنی ملزم کو ہاتھی پر بٹھا کر درخت کے نیچے لے جاتے تھے اور اوپر سے رسی ڈال کر ہاتھی کو ہنکایا جاتا تھا۔

سولی پر چڑھانا:۔ دہلی وغیرہ میں شہر کے بلند مقام پر ایک چوگوشہ سولی نصب کی گئی تھی جہاں پانچ اور چھ اشخا

ص کو روزمرہ پھانسی دی جاتی تھی جس کے قریب ہی انگریز افسران سگریٹوں کے کش پر کش اڑاتے ہوئے لاشوں کے تڑپنے کے نظاروں میں محو دکھائی دیتے تھے۔

سور کی کھال میں سی کر جلانا:۔ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹر مسٹر ڈی لین نے لکھا تھا ’’زندہ مسلمانوں کو سور کی کھال میں سینا یا پھانسی سے پہلے ان کے جسم پر سور کی چربی ملنا یا زندہ آگ میں جلانا ایسی مکروہ حرکات کی دنیا کی کوئی تہذیب اجازت نہیں دیتی ہماری گردنیں شرم اور ندامت سے جھک جاتی ہیں اور یقیناً ایسی حرکات عیسائیت کے نام پر بدنما دھبہ ہے جن کا کفارہ ہمیں بھی ایک دن ادا کرنا پڑیگا۔‘‘

توپ سے باندھ کر اڑا دینا:۔ایک انگریز فوجی افسر اپنی والدہ کو لکھتا ہے’’ہم پشاور سے جہلم تک سفر کرتے ہوئے پہنچے اور راستے میں کچھ کام بھی کر کے آئے یعنی باغیوں سے اسلحہ چھیننا اور ان کو پھانسی پر لٹکانا۔ چنانچہ توپ سے باندھ کر اڑا دینے کا جو طریقہ ہم نے اکثر استعمال کیا ہے اس کا لوگوں پر خاص اثر ہوا یعنی ہماری ہیبت لوگوں کے دلوں پر بیٹھ گئی اور لڑائی کے اختتام پر بہت سے قیدیوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا اور یہ معلوم ہونے پر کہ اس قسم کی موت کی وہ کوئی خاص پرواہ نہیں کرتے تو ان میں سے چار آدمیوں کو فوجی عدالت کے حکم سے باندھ کر اڑا دیا گیا چنانچہ ایک روز ایک توپ کے بہت بڑے دھماکہ کی آواز سے ہم چونک پڑے جس کے ساتھ ہی نا قابل بیان دھیمی مگر وحشت ناک چیخ بھی سنائی دی دریافت کرنے پر ہمیں ایک افسر نے بتایا کہ یہ نہایت ہی کرب انگیز نظارہ تھا یعنی ایک توپ میں اتفاق سے بارود زیادہ بھر ہوا تھا جس کے چلائے جانے سے بدقسمت ملزم کا گوشت ریزہ ریزہ ہو کر فضائے آسمانی میں اڑا اور تماشائیوں پر خون کے چھینٹے اور گوشت کے ٹکڑے گرے اور اس کا سر ایک راہ رو پر اس زور سے گرا کہ اس کو چوٹ آ گئی۔

الغرض مجاہدین کو ہر ایسی سزا دی گئی جو ان کے دلوں میں آتی تھی لیکن آخر کار ان قربانیوں سے انگریزی حکومت بستر گول کرنے پر مجبور ہو گئی انگریز تو گیا لیکن آج بھی ہمارے ملک میں انگریز کا نظام موجود ہے۔اور ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ اس ملک میں انگریز کا نظام بھی ختم ہو جائے گا اور اسلامی نظام نافذ ہو گا۔

اگر جہاد نہ ہوتا تو۔۔۔۔۔۔۔؟

(مفتی عمر حقانی)

اگر جہاد نہ ہوتا۔ اگر صحابہ کرامؓ اجمعین فی سبیل اللہ موت کے حصول کیلئے باہم مسابقت نہ کرتے تو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مرتدین اور کفار خلافت راشدہ پر غالب آ جاتے۔ اسلام کا نام ونشان تک مٹ جاتا اور بہت جلد یہ دنیا کفر اور جاہلیّت کی تاریکیوں میں دوبارہ ڈوب جاتی ابھی جو مجاہدین جہاد کر رہے ہیں وہ بھی اس مقصد کیلئے کہ خلافت راشدہ میں جو قانون تھا وہ جاری ہو جائے لڑ رہے ہیں انکا کوئی اور مقصد نہیں۔ نہ کرسی نہ صدارت نہ وزارت بلکہ صرف اور صرف یہی بطرز خلافت راشدہ شریعت مانگتے ہیں اور یہ جہاد کے بغیر ممکن نہیں اور اگر ہزار صحابہ کرامؓ اگر اللہ کی راہ میں شہید نہ ہوتے تو

(۱) اسلام دنیا میں ہرگز نہ پھیلتا۔

(۲) وقت کی دو بڑی سلطنتیں (روم اور فارس) کبھی شکست نہ کھاتیں۔

(۳) لوگ کبھی بھی جوق در جوق اسلام میں داخل نہ ہوتے۔

(۴) اقوام عالم کبھی شرک، ظلم، جہالت، خود ساختہ قیود کی غلامی اور مذاہب جور وستم سے نہ نکل پاتیں۔

(۵) اور نہ ہی تم اے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے والو! کبھی اسلام میں داخل نہ ہوتے۔

(٦) تم آج جاہلیّت کی گندگیوں میں لتھڑے ہوئے کافر ہوتے اور کافروں کی اولاد میں سے ہوتے! کم نصیبو! آج اگر تمہاری گردنیں کفر اور جہالت کے طوق سے آزاد ہیں تو یہ انہی ہزاروں صحابہ کرامؓ کی قربانی اور اللہ کی راہ میں اپنی جانیں فداء کرنے کا ثمرہ ہے۔ اگر ہزاروں مسلمان اپنی جانیں قربان نہ کرتے تو صلیبی جنگوں کے نتیجے میں یہ کافر ہم پر اپنے پہلے ہی حملہ میں غالب آ جاتے اور ہزیمت کی طرف بلانے والو! تم بھی آج اپنی گردانوں سے لٹک رہے ہوتے۔ تمہارے ماں باپ بھی اسی طرح تفتیش اور مقدمات کا سامنا کر رہے ہوتے جیسے اندلس کے مسلمانوں کو کرنا پڑا تم کہتے ہو کہ جہاد کا نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہے۔ کیا خلافت کا ٹوٹنا فلسطین کا ہاتھ سے نکلنا، اسلامی مما لک پر مرتد حکمرانوں کا تسلط اور عراق وافغانستان پر صلیبی افواج کا قبضہ کرنے سے بڑھ کر بھی کوئی نقصان ممکن ہے۔ ان امور میں ہمیں کیا فائدہ ہوا اب کون سا نقصان ہے جو اس نقصان سے بڑھ کر ہوگا کون سا فائدہ ہے جو اسکے بعد بھی

تمھارے پیش نظر ہے جہاد کو ترک کر کے تم نے امت کے کتنے زخم دھو دیئے ہیں۔ اگر صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین نے۔۔۔ انبیاء علیھم السلام کے بعد افضل ترین مخلوق ہونے کے باوجود اپنی جانیں اس دین کو پھیلانے کیلئے نچھاور کر ڈالیں تو کیا ہم امت پر ٹوٹتی مصیبتوں کے اس زمانے میں اپنی زندگیاں قربان کرنے میں بخل کریں؟ دین کے دفاع کے اس موقع پر اپنی جانیں بچا بچا کر رکھیں۔

اگر مجاہدین تم جیسوں کے پیچھے چلتے ہوئے تمہاری شکست خوردہ دعوت کو رد کرتے ہوئے عراق وافغانستان میں قربانیاں نہ دیتے تو یہ زبردست جہادی تحریکیں کبھی اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہوتیں حالانکہ انہی جہادی کارروائیوں کے لگائے ہوئے زخم امریکہ کو ہر روز کرنے پر مجبُور کرتے ہیں اور اب وہ بے قرار ہو کر اپنے ہی کھودے ہوئے گڑھے سے نکلنے کی راہ ڈھونڈ رہا ہے۔ پس اب ہم پر فرض ہے کہ ہم تاریخ کے اس نازک موڑ پر فتح کا دروازہ کھولنے کیلئے آگے بڑھے اور قربانیاں دیں۔ دین کی بالا دستی اور خلافت اسلامیہ کو قائم کریں۔ یا پھر اللہ کے راستے سے پیٹھ پھیر کر ہزیمت ومحرومی کو اپنا مقدر بنالیں اور یہ سعادت انکے نصیب میں لکھ دے۔

اے مسلمان بھائیوں! آج دنیا میں مسلمانوں پر کتنا ظلم وستم ہر جگہ ہو رہا ہے اور مسلمان غافل ہو کر صرف تماشا کر کے بیٹھا ہے کتنی مسلمان عورتیں بے عزت ہوگئیں۔ اسکی وجہ یہ ہے ہم نے جہاد کو چھوڑا ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے

"ذلت کی زندگی بزدلوں کیلئے چھوڑ دو — اور غافلوں کی طرح سونے والے مت بنو

عالی ہمت لوگ ہمیشہ بیدار رہتے ہیں — اگر ظلم ہی تمہارے مقابل آجائے تو جنگ کرو

کیونکہ ذلت کے دن گننے اور ظلم سہنے کی نسبت — جنگ کے شعلے بھڑکانا کہیں بہتر ہوتا ہے"

حکومت پاکستان کے ارتداد پرتیس دلائل

(مولانا عمر عبداللہ)

الحمد لله رب العالمين والصلٰوة والسلام علیٰ امام المجاهدین القائل فی الحدیث الصحیح فهم منه" ان غزوة الباكستان من افضل الجهاد وان من غزاها فهو من خیرالعباد ۔"

وبعد:۔ جہاد پاکستان کیلئے سے پہلے یہ بات ضروری ہے کہ پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت کا ارتداد اور کفر ثابت ہوجائے اور اسلام اور مجاہدین کے خلاف ان کی لڑائی معلوم ہوجائے تو پھر معلوم ہوجائے گا کہ پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت مرتد اور کافر ہے اور ان کے ساتھ لڑنا واجب ہے کیونکہ بعض لوگ جو آئی ایس آئی کی تالی چھٹ ہیں پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت اور اس کے حکمرانوں کے کفر کو نہیں مانتے اور ان میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہیں وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ یہ کفر دون کفر ہے یعنی یہ وہ کفر نہیں جو بندہ کو ملت اور دین سے خارج کردے بلکہ یہ صرف کفران نعمت ہے کہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ اتنے علماء اور مجاہدین دیئے ہیں اور پاکستان میں کتنے مدرسے ہیں جو دین کی نشر واشاعت اور حفاظت دین میں مشغول ہیں ۔صرف حکومت پاکستان نے چند علماء ومجاہدین کو قتل کرڈالا اور بعض کو چند ڈالر کے عوض فروخت کیا اور امریکہ وغیرہ کے اشارے پر صرف چند مدرسے اور مسجدیں نشانہ ءمیزائل بنایا وغیرہ

لیکن ہم حکومت پاکستان کے کفر کو ایک وجہ سے ثابت نہیں کرتے کہ انھوں نے مذکورہ بالا کام کئے اور کافر ہوگئے بلکہ کئی وجوہ سے ہم یہ ثابت کریں گے کہ حکومت پاکستان کافر اور اسکے حکمران وفوج ،ملیشا اور خاصہ دار وغیرہ سب کے سب مرتد اور واجب القتل ہیں اور ان کا مال مال غنیمت ہے۔ البتہ جن کی نگاہ بصیرت اندھی ہوگئی ہو شاید وہ یہ دلائل ماننے سے انکار کرے لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ ہر اختلاف معتبر نہیں ہے کہ یہ ان مرتدین کے مسئلہ میں اختلاف کریں اور وہ اختلاف معتبر ہوگا بلکہ حق ایک ہے متعدد نہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے "فـمـاذا بعدالحق الاالضلال"۔ یعنی دین حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے۔ اس وجہ سے علماء کہتے ہیں کہ اختلاف تنوع کا محتمل ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے یا اختلاف حدیث نہ پہنچنے کی بناء پر ہو کہ اس کو حدیث نہ پہنچی ہو اور یہ اختلاف فروعات میں ہوتا ہے اور جو اختلاف تضاد ہے خصوصاً دین کے اہم احکام کے بارے میں جیسے توحید وشرک

اور ایمان وکفر تو پھر یہ اختلاف جائز نہیں ہے اور کسی کیلئے بھی یہ حلال نہیں ہے کہ اس قسم کے اختلاف پر راضی ہو جائے یا اس کو ذریعۂ معاش بنائے یا ان مرتدین سے موالات رکھنے کیلئے عذر بنائے یا ان کی نصرت و مدد کرنے کیلئے بہانہ بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبث اور مہمل نہیں چھوڑا ہے اور نہ بے مقصد ہمیں پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "افحسبتم انما خلقناکم عبثاًوانکم الینالاترجعون ۔"یعنی کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو عبث (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ خیال کیا تھا کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی چیز کو ایسا نہیں چھوڑا ہے کہ جس کا بیان قرآن میں نہیں ہے اللہ کا فرمان ہے "ما فرطنافی الکتاب من شیءٍ"یعنی ہم نے کتاب میں کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا ہے اور نہ ایسی کوئی چیز ہے کہ وہ نا جائز ہو اور اللہ نے ہمیں اس سے منع نہ کیا ہو اور اس سے ڈرایا نہ ہو۔اب مذکورہ مسئلہ کی طرف آتے ہیں کہ کفرِ کٹھ پتلی حکومت پاکستان یا اس جیسے دوسرے ممالک کے طاغوت اور مرتد حکمران تو ان کا کفر اظہر من الشّمس ہے یعنی سورج سے زیادہ روشن ہے البتہ جن کی آنکھوں پہ پٹی باندھی ہوئی ہے یا اس پہ بیماری ہے تو پھر سورج کی روشنی کو کمزور سمجھتا ہے تو ہمارے اس لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اسی آنکھوں کا علاج کیا جائے اور ان کو کتاب وسنت کا سرمہ لگایا جائے تا کہ کٹھ پتلی حکومت پاکستان کا کفر سورج جیسے دیکھے ۔فرمان خداوندی تعالیٰ ہے "لیھلک من ھلک عن بینةٍویحی من حی عن بینةٍ" یعنی جس کو برباد ہونا ہے اس کو دلیل آئے پیچھے برباد ہو اور جس کو زندہ (ہدایت یافتہ) ہونا ہے وہ بھی دلیل آئے پیچھے زندہ ہو۔پس ہم یہ کہتے ہیں کہ کٹھ پتلی حکومت پاکستان اور اس جیسے دوسرے طواغیت ایک وجہ سے کافر نہیں ہوئے ہیں کہ بعض شبہات سے اس کفر کا ازالہ کیا جائے یہ شبہات بعد میں ہم ذکر کریں گے بلکہ یہ کئی وجوہ سے کافر اور مرتد ہیں۔

پہلی وجہ پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت کے کافر ہونے کا:۔کلمۂ توحید کے دو ارکان ہیں لا الہ اور الا اللہ کہ ان میں سے ایک دوسرے سے مستغنی نہیں بلکہ صحت اور قبولیتِ اس شہادت کیلئے یہ ضروری ہے کہ ایک کی نفی (لا الہ) کرے اور دوسرے کا اثبات (الا اللہ)۔تا کہ دونوں پر عمل ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔"فمن یکفر بالطاغوت ویؤ من بالله فقد استمسک بالعروۃالوثقٰی لاانفصام لھا۔" یعنی سو جو شخص شیطان کیساتھ بد اعتقاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش اعتقاد ہو یعنی اسلام قبول کرے تو اس نے بڑا مظبوط حلقہ تھام لیا جس کو کسی طرح شکستگی نہیں ہو سکتی۔اور صحیح حدیث میں ہے "من قال لاالہ الاالله و کفربمایعبد من دون الله فقد حرم ماله

ودمه وحسابه علی الله ۔(رواه مسلم)یعنی جس نے لاالہ الا اللہ کا عقیدہ رکھا اور اللہ کے سوا جس کی عبادت کی جاتی ہے اسکا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

تو جس نے ان دونوں ارکان کو جمع نہ کیا تو اس نے عروۃ الوثقٰی پر عمل نہیں کیا اور جو عروۃ الوثقٰی کو نہ پکڑے تو وہ ہلاک ہو جائے گا اسلئے کہ وہ موحدین میں سے شمار نہیں ہوا بلکہ مشرکین اور کفار میں شمار ہوگا موجودہ پاکستان کے کٹھ پتلی حکمرانوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت ڈھیر مشرّعین (لارڈ میکالا، جان کیری) بنائے ہیں اگر ہم ان کی بات مان بھی لیں کہ پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت مسلمان ہے تو صرف یہ بات ان کو اسلام میں داخل نہیں کرتی کیونکہ ایمان باللہ سے پہلے ایک اہم رکن ہے کہ زیادہ اہمیّت کی وجہ سے اس کو پہلے ذکر کیا ہے اور وہ کفر بالطاغوت ہے تو حکمرانانِ پاکستان کا ایمان بغیر کفر بالطاغوت ایسا ہے جیسا قریش کا ایمان تھا کہ ان کا تو اللہ پر ایمان تھا لیکن وہ کفر بالطاغوت (بتوں سے انکار) نہیں کرتے تھے پھر اس قسم کے ایمان نے ان کو نفع نہیں دیا اور نہ ان کے اموال کو بچایا جب اس ایمان کے ساتھ ساتھ اپنے طواغیت سے براءت نہ کرلیں کیونکہ وہ ایمان جس کے ساتھ کفر مل جائے تو نہ دنیا میں اور نہ آخرت کے کاموں میں فائدہ دیتا ہے اور ایمان کے ساتھ کفر مل سکتا ہے اللہ کا فرمان ہے "وما یؤمن اکثر هم بالله الا وهم مشرکون "(سورہ یوسف آیت نمبر ۱۰۶) یعنی اور نہیں ایمان لاتے اکثر ان کے ساتھ اللہ کے مگر اور وہ شرک لانے والے ہیں۔اور شرک ناقض الایمان ہے اور اعمال کو برباد کر دیتا ہے اللہ کا فرمان ہے "لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین"اے عام مخاطب اگر تو شرک کریگا تو تیرا کیا کرایا کام سب غارت ہو جائے گا اور تو خسارہ میں پڑے گا تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا۔

اور یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت شرق وغرب کے طواغیت (یہود ونصاریٰ) سے برآءت نہیں کرتی بلکہ اسی شرق وغرب (یہود ونصاریٰ) پر تو ان کا ایمان ہے انہیں دوست کہتے ہیں اور ان کی عدالت (ضلالت) اور کچہریوں میں دنیاوی جھگڑو میں تنازعات لے جاتے ہیں اور ان کے کفری احکام پر راضی ہیں اور ان کے دولتی قوانین پر ان کا اتفاق ہے اور یہ اقوام متحدہ (شیاطین متحدہ) کی صف میں شامل ہیں ان کے ساتھ عالمی برادری (کفری برادری) میں شامل ہیں انھیں بھائی کہتے ہیں ا وران کے مقابلے میں دیندار مسلمان عالم باعمل مجاہد کو دہشتگرد، شرپسند، ٹیررازم وغیرہ کہتے ہیں تو پاکستان نے نہ تو توحید کا پہلا رکن ادا کیا کہ وہ بہت اہم رکن

ہے اور کفر بالطاغوت (یہود و نصاریٰ) ہے تا کہ وہ مسلمان ہو جائے اور یہ تب ہے کہ جب ہم مان لیں کہ ان کا ایمان باللہ صحیح ہے حالانکہ وہ تو خود طواغیت بنے ہوئے ہیں کہ ان کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے اور لوگوں کیلئے ایسے قوانین وضع کرتے ہیں جس کی اجازت شریعت نے نہیں دی ہے اور جبراً لوگوں کو ان قوانین پر عمل پیرا ہونے کیلئے مجبُور کرتے ہیں اور جو نہ مانے اس کو قتل کرتے ہیں اور اس کفری قانون کے اتباع کو فرض سمجھتے ہیں اور اپنے وضع کردہ آئین کے نہ ماننے والوں کے خلاف دفعات درج کرتے ہیں۔

پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت کے کفر کی دوسری وجہ:۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ استہزاء کرنا اور شریعت پر مذاق اڑانا ہے پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت ہر اس شخص کو بری کرتی ہے جو شریعت محمدی ﷺ کے ساتھ مذاق اور شوخیاں کرتے ہیں جیسے ریڈیو، ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ اور میڈیائی آلاتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی شریعت پر ہنسی مذاق علے الاعلان (کھلم کھلا) کرتے ہیں لیکن پھر بھی پاکستان کا قانون ایسے لوگوں کو پناہ دیتا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ جمہوریت ہے اس میں ہر شخص کو آزادی ہے کہ جو چاہے کرے جیسے ناچنا ، گانا گانا، بے حیائی، فحاشی عریانی پھیلانا، بے پردہ رہنا یہ سب ٹیلی ویژن کے سکرینوں پر روزانہ تم دیکھتے ہو اور جب کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ''وقرن فی بیوتکن'' یعنی عورتوں اپنے گھروں میں رہو تو فوراً کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھا گیا ہے اور پردہ کرنا تو ایک پرانی رسم ہے تو قرآن کی وہ آیتیں جو پردہ کے بارے میں ہیں یا پردہ کے بارے میں جو احادیث ہیں تمام کے تمام کے ساتھ استہزاء اور شوخی مزاح اڑائی گئی اور ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اللہ کا فرمان ہے ''قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔'' آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی کرتے تھے تم اب یہ بیہودہ عذر مت کرو تحقیق تم اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے۔

یہ آیتیں ان مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو نمازیں پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے اور زکوۃ وغیرہ دیتے تھے اور مشکل تین غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوتے تھے لیکن جب انہوں نے ایسے الفاظ استعمال کیے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اسکی کتاب کے قاریوں وغیرہ کی گستاخی اور مزاح ظاہر ہوتی تھی

تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کافر ٹھہرایا۔

تو کیا وہ حرام زادہ ،ولدزنا ،طواغیت ،ارزل الخلق اور اجرتی قاتل (پاکستان کے کٹھ پتلی حکمرانان ،سیکیورٹی پاکستان اورآئی ایس آئی پاکستان) جونہ خود اللہ کی عظمت اور حق جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو پس پشت ڈالا ہے اور ساری عمر کفر کی خدمت میں لگائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی گستاخی ،شوخی اور مزاح اڑاتے ہیں یہ مرتد اور کافر نہ ہونگے ؟یقیناً کافر ہونگے ۔اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وہ اپنا کفری آئین جو لارڈ میکالے کا کالا قانون ہے کے اوامر ونواہی پر عمل کرنے میں یہود ونصارٰی اور ملحدین کے ساتھ مشورہ کرتے ہیں تو کیا ان کا قرآنی آیتوں کا استہزاء کرنا بڑا ہے یا پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت کا؟

حالانکہ اسی استہزاء پر اللہ نے ان کو کافر ٹھہرایا تو کیا یہ کافر نہیں ہونگے ؟اس کا جواب علامہ ابوبکر جصاص ؒ سے سنتے ہیں وہ احکام القرآن میں سورۃ النساء آیت نمبر ۶۵ **فلا وربک لایؤ منون الآیۃ** کی تشریح میں لکھتے ہیں **"علٰی ان من رد شیئًا من اوامر اللہ تعالیٰ او اوامر رسولہ ﷺ فھو خارج من الاسلام سوآءً ردمن جھۃ الشک فیہ او من جھت ترک القبول او الامتناع من التسلیم و ذالک یوجب صحت ما ذھب الیہ الصحابۃؓ فی حکمھم بارتدادمن امتنع من اداء الزکوٰۃ و قتلھم وسبی ذراریھم لان اللہ تعالیٰ حکمہ بان من لم یسلم للنبی ﷺ قضآء ہ وحکمہ فلیس من اھل الایمان ۔"(احکام القرآن للجصاص ص ۱۸۱ ج۳)**

ترجمہ:۔بیشک جس نے اللہ کے اوامر یا اللہ کے رسول کے اوامر میں سے کسی بھی چیز کو رد کیا تو وہ اسلام سے خارج ہوا چاہے اس میں رد شک کی وجہ سے کیا ہے یا قبول نہ کرنے کی وجہ سے یا نہ تسلیم کرنے کی وجہ سے اور یہ اسکے صحیح ہونے کو واجب کرتا ہے جسکی طرف صحابہ گئے ہیں کہ انھوں نے زکوٰۃ ادانہ کرنے والے کو مرتد کہا اور ان کے قتل کرنے کا حکم دیا اور ان کے بچوں کو غلام بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ اور حکم کو تسلیم نہیں کیا وہ اہل ایمان میں سے نہیں۔

پس جب یہ کافر حکومت شریعت کی تطبیق سے عاجز ہے جیسا کہ ان کا گمان ہے تو پھر وہ شریعت مانگنے اور نافذ کرنے والوں سے کیوں لڑتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ دین کے ساتھ مذاق اڑانا نواقض ایمان میں سے ہے لیکن

یہ بات ہم تب کہیں گے کہ جب حکمرانان پاکستان مسلمان ہواوران کا ایمان صحیح ہولیکن ان کا تو سرے سے ایمان ہی نہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا۔

تیسری وجہ :۔ وہ یہود ونصارٰی اور ہندوؤں کے ساتھ موالات ہیں اورموالات ان جیسے کافروں کے ساتھ نواقض ایمان میں سے ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے ''ومن یتولھم منکم فانہ منھم''یعنی اور جوشخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔علامہ ابن جریرؒاس کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ''ان کا حکم دوسرے کفار کے حکم کی طرح ہے یعنی اس مسلمان کا بھی ہرجگہ میں کافروں کی طرح مال لینااورقتل کرنا جائز ہے انہی موالات کی وجہ سے پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت موحدین،مجاہدین،علماءاور طالبان کوامریکہ کے حوالہ کرتی ہے۔یہاں تک کہ اپنی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کوبھی حوالہ کیااورامریکہ نے اس پر ۸۲ سال کی قید کا حکم سنایااور یہ اسلئے کرتے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات خراب نہ ہو جائیں حالانکہ ان جیسے تعلقات سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے ۔اس مسئلہ کے بارے میں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں جیسے التبیان فی کفر من اعان الامریکان وغیرہ۔اورشیخ محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں'' الناقض الثامن مظاہرۃ المشرکین ومعاونتھم علی الموحّدین کفر''یعنی آٹھواں ناقض ایمان موحدین کے خلاف مشرکین کی امداد کرنا ہے'' اورشیخ محمد بن عبدالوہاب کا پوتا شیخ سلیمان بن عبداللہ موالات اہل شرک کے بارے میں ان آیات کے ذیل میں لکھتے ہیں''اَلَمْ تَرِ إِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَداً أَبَداً وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (سورۃالحشرآیت نمبر ۱۱)

ترجمہ:۔کیاتم نے ان منافقوں کونہیں دیکھا جواپنے کافر بھائیوں سے جواہلِ کتاب ہیں کہا کرتے ہیں کہ اگرتم جلاوطن کئے گئےتو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گےاورتمہارے بارے میں کبھی کسی کا کہنا مانیں گےاوراگرتم سے جنگ ہوئی تو تمہاری مدد کریں گےمگراللہ ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

''لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ

الْمُفْلِحُون ‘‘(سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۲۲)

ترجمہ:۔ جولوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اوراس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان کی ہی لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کردیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔

وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ والنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاء وَلَـكِنَّ كَثِيراً مِّنْهُمْ فَاسِقُون۔(سورۃالمائدہ آیت نمبر ۸۱) ترجمہ:۔اوراگر وہ اللہ پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب اُن پر نازل ہوئی تھی اُس پر یقین رکھتے تو اُن لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن اُن میں اکثر بدکردار ہیں۔

تفسیر۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اسلام ظاہر کرتے تھے اور اگر دنیا میں ان سے یہی اسلام قبول کیا جاتا تو ان کیساتھ مسلمان جیسے معاملہ کیا جاتا کیونکہ مسلمان اس بات پر مامور ہیں کہ وہ ظاہری احکام واعمال پر قید و بند میں عمل کرے لیکن جب انھوں نے یہود کیساتھ مؤمنین کیخلاف امداد کرنے کا عقد کیا باوجود اسکے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس اتفاق واتحاد میں جھوٹے ہیں جو انکے اور یہود کے درمیان ہوا پھر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس عقد سے انکے اور یہود کے درمیان بھائی چارہ سے تعبیر کیا اور فرمایا (منافقین) انکے بھا ئی ہیں اور یہی انکے کفر کا سبب ہے۔

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منافقین کو اس چھوٹے وعدے کی وجہ سے یہود اور نصاریٰ کے بھائی بتایا تو کیا وہ پاکستان جس نے امریکہ اور دوسرے کفار کیساتھ شانہ بشانہ طالبان القاعدہ اور مجاہدین کے خلاف قولی، مالی، سیفی اور اقتصادی تعاون کیا۔۸۰ فیصد مال انہی کے راستے امریکیوں کو پہنچتا ہے ہر جگہ پاکستان میں امریکیوں کی حفاظت ہوتی ہے تو کیا یہ امریکہ و یورپ (یہود و نصاریٰ) کے سگے بھائی نہیں ہونگے؟ یقیناً ہونگے البتہ وہ جن کی بصیرت پر پٹی باندھی ہوئی ہو وہ اب بھی پاکستان کو کلمہ گو مسلمان کہیں گے۔ قاتلهم الله انّٰی یؤفکون

چوتھی وجہ وہ ہے پاکستان کی اللہ کے قانون کے مقابلہ میں جمہوریت پسندی۔اور جمہوریت کو باقاعدہ

آئین کہنا:۔

حالانکہ اللہ کا فرمان ہے"ان الدین عنداللہ الاسلام "۔یعنی بلاشبہ دین حق اور مقبول اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے یعنی اسلام حق دین ہے جس پر محمد ﷺ کو بھیجا گیا ہے اور جو جمہوریت ہے وہ تو لوگوں کا بنایا ہوا دین اور قانون ہے اللہ کا دین نہیں ہے اور نہ حق ہے "فما ذا بعد الحق الا الضلال" یعنی پس کیا ہے پیچھے حق کے مگر گمراہی۔اور پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت بار بار یہ نعرہ لگاتی ہے کہ" ہم جمہوریت کی ترقی اور بحالی کیلئے ہر ممکن کوشش کرینگے"۔اوراس کی ترقی پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ اسلام اور جمہوریت دو مخالف دین ہیں یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ اسلام وہ دین ہے جس نے فیصلہ کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو دیا ہے اور جمہوریت وہ دین ہے جس نے فیصلہ کرنے کا حق اکثریت کو دیا ہے اگر چہ وہ اکثریت سب کے سب مشرکین اور کفار ہوں اس میں اختیار اکثریت کو ہوتا ہے نہ کہ اللہ کو اور نہ اللہ اس کو پسند کرتا ہے اللہ کا فرمان ہے" وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناًفَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِين "(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۵) ترجمہ:۔اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اور نہ اس پر راضی ہوتا ہے کہ کفر اور اسلام جمع ہو جائے شرک اور توحید اکھٹے ہو جائے اور نہ اسلام اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی دوسرے کے قانون اور آئین کو جمع کیا جائے بلکہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تمام قوانین وآئینِ غیر اللہ سے برآءت کی جائے اور خالص اسلام کو قبول کیا جائے تب جا کر وہ شخص مؤمن شمار ہوگا ۔اللہ تعالیٰ سورۃ یوسف میں فرماتے ہیں" میں نے تو ان لوگوں کا مذہب پہلے ہی سے چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے ان بزرگوار باپ دادوں کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ابرہیم کا اور اسحاق کا اور یعقوب کا ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کیساتھ کسی شے کو شریکِ عبادت قرار دیں یعنی توحید اس مذہب کا رکن اعظم ہے۔"اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے سوا جس کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے اس کا انکار (کفر) کیا تو اس کا مال اور خون محفوظ ہوا اور اس کا حساب چکانا اللہ پر ہے۔

اب صرف یہود ونصارٰی کے قوانین وآئین کفری نہیں بلکہ زمینی مذاہب جیسے دہریت ،کمیونسٹ ،جمہوریت ، ہندومت وغیرہ سب کے سب کفری ہیں ان سے برآءت کرنا واجب ہے تا کہ ایمان اور اسلام قبول ہو جائے

کیونکہ اللہ کے دین میں یہ جائز نہیں ہے کہ ایک بندہ مسلمان بھی ہواور جمہوری بھی ہو یا مسلمان بھی ہواور یہود وعیسا ئی کا دوست بھی ہو جب یہ اللہ کو قبول نہیں تو پھر یہ کیسے قبول ہوگا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کیونکہ اسلام اللہ کا دین ہے اور جمہوریت اکثریت کا قانون اور آئین ہے اور ایسی اکثریت کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے ''وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۱۶) ترجمہ:۔ اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم اُن کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں اللہ کا راستہ بھلا دیں گے یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور محض اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔

اور یہ تو تب ہے جب بندہ میں اسلام بھی ہو اور جمہوریت بھی لیکن وہ بندہ جو سرے سے اسلام کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کے قانون سے منہ پھیرے احکام اور حدود کو دقیانوسی کہے اور اس کے مقابلہ میں جمہوریت کو پسند کرے اس کا احترام کرے اس کو آئین اور قانون حیات سمجھے وہ کہاں مسلمان ہوسکتا ہے۔

پانچویں وجہ:۔ اور وہ ہے پاکستانیوں کا اپنے آپ کو رب کے برابر سمجھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے کیونکہ پاکستانیوں نے اللہ تعالیٰ کے حدود کو معطل کیے ہیں اور ان کو دیوار پر دے مارا ہے اور اگر کوئی پوچھے کہ حدود کیو ں نافذ نہیں کرتے یا حدود کی تنفیذ کیلئے ان سے لڑتے ہیں تو انھیں دہشت گرد راء اور خاد کے ایجنٹ وغیرہ کے نام سے بدنام کرتے ہیں لیکن وہ شخص جو ان کے قانون کو اچھا سمجھتا ہے اور اس سے دفاع کرتا ہے تو اسے امن پسند اور روشن خیا ل کہتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ شخص مرتد ہے لیکن اس کے برعکس جو ان کے قانون کا خلاف ورزی کرتا ہے تو پھر وہ شخص مغضوب علیہ، معذّب اور مسجون ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کا دشمن اور گستاخِ رسول ﷺ کو کچھ بھی سزا نہیں بلکہ ان کو پناہ دی جاتی ہے اور اس کا دفاع کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جمہوریت ہے اس میں ہر شخص کو آزادی ہے پس یہ لوگ تو اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ سے بھی قانون بنانے میں آگے بڑھ گئے برابر ہونا تو درکنار۔ کیونکہ پرانے زمانے کے مشرکین اور کفار اپنے معبُودانِ باطلہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابر سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ ترجمہ:۔ جب ہم نے تم (معبُودان باطلہ) کو رب العالمین کیساتھ برابر کیا۔ اور اس زمانے کا مرتد تو ان سے بھی آگے بڑھا یہ تو اللہ کے قانون کے مقابلہ میں قانون بنا سکتا ہے اللہ کے حدود کو بدلا سکتا ہے اس کو معطل کرسکتا ہے اس کے مجرم کو معاف کرسکتا ہے اور اسی طرح اور ظلم اور کفر سے دریغ نہیں کرتا۔ (جاری ہے)

پاکستان میں اسلام یا سیکولر نظام؟

(احسان اللہ احسان ترجمان تحریک طالبان پاکستان)

ہماری تحریک طالبان پاکستان کی جنگ و جہاد ساری دنیا کے کافروں جہاں کہیں بھی ہو کے خلاف ہے لیکن اتنی بات ہے کہ قریب کا فر دور کے مقابلہ میں زیادہ نقصان دہ ہے اس وجہ سے ہم نے فی الفور جنگ اور جہاد قریب کے کافروں اور مرتدین کے خلاف شروع کیا ہے۔اور جب اللہ عزوجل نزدیک کے کافروں کو شکست سے دوچار کردے تو ہم ان شاء اللہ دنیا کے آخری کونہ میں کافر کے خلاف جہاد کرینگے اور اسی طرح تمام امت مسلمہ کو ہمارا یہ پیغام ہے کہ وہ بھی اپنے مما لک میں نزدیک ترین کافروں اور مرتدین کے خلاف جہاد شروع کریں اور اگر ان کی طاقت نہ ہو تو پھر جہادی سرزمین کی طرف ہجرت کریں۔

چونکہ ہمارے ہاں نزدیک ترین کافر اور مرتد پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت ہے اس وجہ سے ہم نے انہی مرتد او رسیکولر حکومت کے خلاف نعرہ جہاد کو بلند کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔''یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ قَاتِلُواْ الَّذِیْنَ یَلُونَکُم مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُواْ فِیْکُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ''(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۳)

ترجمہ:۔اے اہلِ ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو اور چاہیئے کہ وہ تم میں (اپنے لئے) سختی معلوم کریں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کیساتھ ہے۔

ہماری اس جنگ و جہاد کا مقصد:۔ پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف جہاد کرنے میں ہمارے دو مقاصد ہیں۔اول یہ کہ پاکستان میں رائج سیکولر نظام کا خاتمہ دوم یہ کہ اسکی بجائے اسلامی نظام کی تنفیذ۔

اب سیکولر نظام کیا ہے؟ سیکولر مذہب یا نظام پانچ بنیادی چیزوں سے مرکب ہے (۱) جمہوریت (۲) وطنیت (۳) سرمایہ دارانہ نظام معیشت (۴) آزاد اور بے حیا معاشرہ (۵) اور یہود و نصاریٰ کا اپنے آپ سے بنایا ہوا قانون۔

اسلام اور سیکولر نظام میں فرق:۔اسلام اور سیکولر نظام میں درج ذیل سات وجہوں سے فرق ہے۔

(۱) اسلام:۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن کریم) میں جو کچھ نازل کیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی احادیث میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ سب کچھ حق ہیں اگرچہ سارا جہان اس کے مخالف ہو۔

سیکولر نظام :۔ جو کچھ عوام کی اکثریت کو پسند ہو وہی حق ہے اگر چہ وہ اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی احادیث کے مخالف ہو اور اسی کو جمہوریت کہتے ہیں۔

(۲) اسلام :۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اگر چہ وہ دنیا کے آخری کونہ میں ہو اور کافر مسلمان کا دشمن ہے اگر چہ وہ اس کا اپنا بھائی ہو۔

سیکولر نظام :۔ عالمی سیکولر نظام نے آپ کے وطن کیلئے جو حدود مقرر کیے ہیں اسی وطن کا شناختی کارڈ رکھنے والا آپ کا بھائی ہے اگر چہ وہ کافر ہو اور جزیہ بھی ادا نہ کرتا ہو اور جو آدمی اسی وطن کا رہنے والا نہ ہو تو وہ غیر ملکی اور پرایا ہے اگر کہ وہ اللہ کا ولی، مجاہد اور آپ کا بھائی ہو اسی کو وطنیت اور وطن پرستی کہتے ہیں۔

(۳) اسلام :۔ اسلام میں سود اور خرید و فروخت کے وہ تمام طریقے حرام ہیں جو آخرت میں نقصان کا ذریعہ ہیں۔

سیکولر نظام :۔ اس مذہب میں خرید و فروخت کے صرف وہ طریقے ممنوع ہیں جس میں دنیاوی، ظاہری اور نقد نقصان ہو اور باقی وہ تمام طریقے جائز ہیں جو آخرت میں نقصان کا سبب بنتے ہیں اسی طرح اس میں سود بھی حلال ہے کیونکہ ان کے سیکولر مذہب کے عقیدے کے مطابق دنیا کے نفع و نقصان کے باب میں اللہ کے غیب اور آخرت کا مداخلہ ممنوع اور نا جائز ہے اسی کو سرمایہ دارانہ معیشت کہتے ہیں۔

(۴) اسلام :۔ ہر قسم کے تعلقات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پابندی ضروری ہے اور معاشرتی نظام قرآن اور حدیث کے مطابق بنانا ضروری ہے۔

سیکولر نظام :۔ اس مذہب میں ہر کسی کیساتھ ہر قسم کے تعلقات بنا سکتے ہیں اگر کہ وہ زنا اور لواطت کے تعلقات ہو صرف اتنی بات ہے کہ یہ زنا اور لواطت کے تعلقات کسی کی مرضی اور اجازت کے بغیر نہ ہو اسی کو سیکولر معاشرہ کہتے ہیں۔

(۵) اسلام :۔ ہر قسم کا فیصلہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف نہ ہو۔

سیکولر نظام :۔ فیصلہ اس قانون کے مطابق کیا جاتا ہے جس کو عوام کی اکثریت یا ان کے نمائندگان کی اکثریت نے پاس کیا ہو اگر چہ وہ قانون قرآن و حدیث کے مخالف ہو۔

(٦) اسلام :۔ اسلام انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کا دین ہے

سیکولر نظام :۔ اس مذہب میں اجتماعی دین ہے انفرادی نہیں۔

(۷)اسلام :۔الف سے لیکر یا ءتک اللہ کی طرف سے نازل شدہ دین ہے۔

سیکولر نظام :۔ یہ مذہب اول سے آخر تک انسانوں کا بنایا ہوا ہے اور یہ اسلام اور سیکولر نظام میں سب سے بڑا اور اہم فرق ہے۔

نوٹ :۔سیکولر قانون کا خلاصہ یہ ہے کہ پابندی صرف ان چیزوں پر ہے جس میں دنیاوی،نقداو رظاہری نقصان ہو اگر چہ آخرت کے لحاظ سے اس میں فائدہ ہو باقی ہر چیز میں آزادی اور اباحیت ہے۔

پھر تین ایسے ادارے ہیں کہ وہ سیکولر مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں اس کی تعلیم لوگوں کو دیتے ہیں اور ہمیشہ کیلئے لوگوں کو سیکولر مذہب کیساتھ مربوط رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) میڈیا (۲)تعلیمی ادارے یعنی سکول،کالج اور یونیورسٹی وغیرہ اور(۳) این جی اوز ۔یہ ادارے اخلاق اور نرمی سے لوگوں کو سیکولر بناتے ہیں اس کے علاوہ ایک عسکری ادارہ بھی ہے یعنی فوج ،پولیس،خاصہ دار وغیرہ ان کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں پر سیکولر مذہب زبردستی سے منواتے ہیں پس یہی سیکولر مذہب اپنے پانچ بنیادی اور تبلیغی اداروں کے ساتھ ہمارہ اصل ہدف ہے اس کو ہم ان شاءاللہ جہاد ہی کے ذریعے نست و نابود کرینگے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے''وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ''(سورۃ انفال آیت نمبر ۳۹)

ترجمہ:۔اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر باز آ جائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں فتنہ سے مراد طاقتور شرک اور زور آور کفر مراد ہے اور آج کل نہ عیسائیت طاقتور رہے اور نہ یہودیت اور نہ ہندومت وغیرہ بلکہ زور آور کفر آج کل سیکولرازم یا مذہب ہے اگر آج کل عیسایت اور ہندومت وغیرہ زور آور اور غالب ہوتے تو کسی بھی مسلمان کو نماز،روزہ اور حج وغیرہ کی اجازت نہ ہوتی کیونکہ یہ مذاہب پرانے مذاہب ہیں اور اسلام کی اسی انفرادی عبادات کے مخالف ہیں۔چونکہ غالب مذہب آج کل سیکولر مذہب ہے اس لئے مسلمان کے انفرادی عبادات پر پابندی نہیں ہے اور اجتماعی عبادات جیسے (۱) حاکمیت کا عقیدہ (۲) خلافت اور اسلامی شوریٰ (۳)اسلامی بھائی چارہ (۴)اسلامی معیشت (۵)اسلامی معاشرہ اور(۶) شرعی قوانین پر پابندی ہے۔

ملاّ کو ہے جو ہند میں سجدہ کی اجازت ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد۔

پاکستان میں جہاد کیوں؟

(مفتی عمر زمان مدیر مجلّہ ''خلافت'')

مسجد تو بنادی شب بر میں ایماں کی حرارت والوں نے　　　　　　من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا۔

پاکستان بننے کا یہ چھونسٹھواں سال شروع ہے اور پاکستان میں ہر مرد و عورت، بوڑھا اور جوان اس سوچ اور فکر میں ہے کہ پاکستان کیسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہوگا اور خوراک، تیل، ذراعت، اسلحہ اور ہوائی جہازوں وغیرہ میں کیسے خودکفیل ہوجائے گا اس کیلئے پاکستان کے صدر سے لیکر بابو اور خاکروب تک سب محنت اور تگ ودو میں مصروف ہیں لیکن کسی نے بھی یہ نہ سوچا کہ پاکستان کس مقصد کیلئے بنا ہے اور اس کیلئے کن لوگوں نے قربانیاں دی ہیں کن کا خون بہایا گیا کتنے لوگوں نے ہجرت کر کے اپنے آباد در و دیوار کو چھوڑ کر پاکستان آ گئے کتنی بیویاں بیوہ ہوگئیں کتنے بچے یتیم ہوئے کتنے جوانوں کے چراغِ جوانی گل گئے کتنے بچے اپنی ماؤں کی مامتا سے محروم ہوگئے۔ آخر یہ سب کچھ کس لیئے ہوا؟ اس لیئے کہ چند ڈاکوؤں، شراب نوش اور زناکاروں کو سترہ کروڑ عوام کی موت وحیات اور عزت وذلت کی رسیاں دے کر ان کو ذلیل کیا جائے یا اسی لیئے کہ پاکستان میں ایسا جمہوری اسلام ہوگا جو ہندوستان سے لیکر امریکہ تک چین سے لیکر افریقہ اور یورپ تک تمام ممالک میں جس طرح اسلام ہے اگر اس کیلئے مذکورہ بالا قربانیاں دی گئی ہوں تو یہ کام سب کے سب ناکام اور ضیاعِ وقت کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور اگر ہم اسی پر اکتفاء کریں کہ بس ہمیں تو نماز کیلئے مسجد، درسِ قرآن کیلئے مدرسہ حج پہ جانے کیلئے ائرپورٹ وغیرہ مل گئے۔ تو یقیناً یہ ایک ایسا کام ہے کہ اس کیلئے اتنی ساری قربانیاں دینا ہمارے اسلاف کی حماقت اور بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مذکورہ بالا اعمال ہندوستان میں بھی ہیں۔ چین، امریکہ، یورپ، افریقہ حتیٰ کہ آسٹریلیا اور سپین میں بھی ہیں تو پھر اتنی ساری قربانیاں کیوں؟ لیکن ہمارے اسلاف کم عقل، بے وقوف نہیں تھے انھوں نے جو قربانیاں دی ہیں تحریک ریشمی رومال کی شکل میں، شملہ میدان میں اور خصوصاً جنگِ آزادی کی ایام میں۔ وہ سب اس لیئے کہ ہمیں دنیا میں ایک صاف شفاف اسلامی زندگی، اسلامی قانون پر عمل، یہود ونصاریٰ سے مکمل اجتناب و آزادی، غیروں کے غلام بننے کا خاتمہ اسلامی حدود کا نفاذ، حکمران (صدر سے لیکر بابو تک) مسلمان باعمل ہونا، عورتیں پاک دامن اور عفیف رہنا سود اور زنا کے اڈوں کا خاتمہ وغیرہ نصیب ہوجائے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ انھوں نے یوم اول سے یہ نعرہ لگایا کہ

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ اور یقیناً کسی بھی مذہب میں ان جیسے اعمال کیلئے قربانیاں دینا بے وقوفی واحمقانہ کام نہیں ہے حاصل یہ کہ ہمیں یہود ونصاریٰ اور دوسرے طواغیت سے مکمل کنارہ کشی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقوانین کا مکمل اتباع نصیب ہوجائے یہ ہے مطلب لا الہ الا اللہ۔

لیکن آج کل اس ملک میں کیا ہوتا ہے اور کس کے اشارے پر چلتا ہے اور کس کیلئے مسلمانوں کا خون بہاتا ہے؟ آیئے سب سے پہلے اسی کو لیتے ہیں بعد میں ہم تفصیلا پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت، فوج اور آئی ایس آئی انٹیلی جنس ادارے کا کفر اور اسلام دشمنی ثابت کرینگے۔

آج صلیبی بدمعاش امریکہ اپنے غلاموں کی مدد سے ہمارے باعزت اور غیرت مند لوگوں کو کچلتے ہیں انہی غلاموں کی سرفہرست میں پاکستان کی کٹھ پتلی مرتد حکومت، فوج اور اس کا حرام زادہ انٹیلی جنس ادارہ (آئی ایس آئی) وغیرہ شامل ہیں جن کی وجہ سے امریکہ مسلمانوں پر اپنی بدمعاشی کررہا ہے۔ انہی بے دین اور بے غیرت طواغیت کے ہاتھوں آج مسلمان باگرام، گونتانامو بے اسلام آباد اور پاکستان کے دوسرے شہروں کے جیل خانوں میں پڑے ہیں۔ عراق، سعودی عرب، یمن، ایران، اردن، مصر، الجزائر، تیونس اور دوسرے ممالک کے مرد اور عورتیں صرف اس گناہ کی وجہ سے جیلوں میں پڑے ہیں کہ وہ صحیح مسلمان ہیں اور یہی طریقہ (بے دینوں کا دینداروں کو عذاب دینا) ماضی سے چلا آرہا ہے جس کا بیان قرآن یوں کرتا ہے ''وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ'' (سورۃالبروج آیت نمبر ۸)

ترجمہ:۔ ان کو مومنوں کی یہی بات بُری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابلِ ستائش ہے۔

مسلمانوں ذرا سوچو! کہ ان وحشی امریکیوں نے ان مرتد غلاموں اور آئی ایس آئی کے ذریعے مسلمانوں پر کتنا ظلم وستم کیا ابوغریب جیل خانہ سے فاطمہ کا بھیجا ہوا خط آپ نے پڑھا ہوگا کہ وہاں امریکی وحشی درندے مسلمان پاک دامن اور عفیف نوجوان عورتوں کے ساتھ اجتماعی زنا کررہے ہیں اور انھیں لباس پہننے تک نہیں دیتے اور دل دکھانے والا عذاب انھیں دیتے ہیں جس کا کوئی بھی انسان سننا برداشت نہیں کرسکتا۔ آج پاکستان کی کٹھ پتلی مرتد حکومت حرام زادہ آئی ایس آئی اور مرتد فوج اپنے جیلوں، چھپی ہوئی جگھوں اور کالی کوٹھڑیوں کے اندر سوات

کی ۳۵۰ اوہ عورتیں جن کا دوپٹہ تک کسی نے نہیں دیکھا تھا کیساتھ وہ ظالمانہ رویہ کرتے ہیں جس کا بیان لکھنے سے میرا قلم قاصر ہے۔

دین فروش، وطن فروش اور آئی ایس آئی کے کرنلوں، جرنلوں حکومت اور اس کی مرتد فوج نے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ وعلیؓ محمد بن قاسمؒ، احمد شاہ ابدالی وغیرہ کے بیٹوں اور رسول اللہ ﷺ کی امت کو چند ڈالرز کے عوض ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے اور باندھی ہوئی آنکھوں کیساتھ امریکیوں پر بیچ ڈالا انہی مرتد اور طاغوتی کافروں نے امام بخاریؒ اور محمد بن قاسمؒ کی بیٹیوں اور بہنوں کو منڈے ہوئے سروں اور ننگے بدن کیساتھ پاکستان کے ہوائی اڈوں سے امریکی جہازوں میں اٹھایا۔آئی ایس آئی کے جیلوں میں طالبان کی پاک دامن اور باپردہ خواتین حاملہ ہوگئیں اور بعض نے تو وہاں بچے جنے اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے اس کے بعد کیا ہوگا؟ یہ اللہ میاں خوب جانتا ہے۔
پاکستان کی بے غیرت، بے شرم اور بے حیا مرتد حکومت نے اپنی سیاہ تاریخ کو تاریخ کے اوراق میں سیاہ نقش کیا کیونکہ پاکستان کی فوج ہمیشہ دوسروں کیلئے استعمال ہوئی ہے ہمیشہ ان کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین رہے ہیں اسی مرتد فوج نے اسلامی مدارس مثلاً میر علی کا مدرسہ (شمالی وزیرستان)، ڈمہ ڈولہ کا مدرسہ (باجوڑ) اور مدرسہ جامعہ حفصہؓ (اسلام آباد) اور کئی مساجد گرادیے اور بے شمار قرآن کریم کے نسخے جلادیے۔ مدرسہ حفصہؓ کی حافظات اور لڑکیاں آج انہی کے ہاتھوں امریکہ کے نائٹ کلبوں میں خون کے آنسوں رورہی ہیں اور یہ کہتی ہیں ''اے مسلمان تو کہاں ہے؟'' یہ بیان ایک عینی شاہد نے کیا کہ میں واشنگٹن میں ایک کلب کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اوپر کلب سے ایک خط زمین پر میرے سامنے گرا اس میں لکھا تھا کہ ''میں جامعہ حفصہؓ کی حافظہ قرآن ہوں کہ مرتد فوج نے مجھے امریکہ کے حوالے کیا پس اے مسلمانوں ہماری فکر کرو''۔

اس کے علاوہ اس میں ہم کیسے شک کریں کہ پاکستان نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکہ کے حوالہ کیا اب اس پر جیل میں کیا کچھ گزرے گا اسی طرح طالبان اور علماء حق پرست کو شہید کیا ان کو جلایا اور ان کی ہڈیوں اور گوشت کو کیمیائی مواد سے خراب کیا اور قرآن کریم کے نسخوں کو حفاظ اور حافظات کے خون سے رنگین کیا اسی مرتد حکومت کے جیلوں میں طالبان اور علماء کرام اندامِ مخصوصہ سے باندھ کر لٹکائے جاتے ہیں ان کی ہڈیوں کو برما سے سوراخ کیا جاتا ہے ان کو زمین پر گرا کر گھسیٹا جاتا ہے انہیں بجلی کی کرنٹ دی جاتی ہے ٹھنڈے پانی میں گرائے جاتے ہیں۔اسی ظالم اور کافر

پاکستان نے ۸۲۱ آلِ رسول ﷺ عرب مجاہدین اوران کی بیویاں امریکہ کے حوالے کیا۔ان مظالم کے باوجوداب بھی کوئی یہ کہے گا کہ پاکستان اسلام کا حصّہ ہے یاپاکستان کی حکومت مسلمان ہے یاان کے ساتھ جہاد کرنا جائزنہیں ہے وغیرہ۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

خوابِ خرگوش

(مردِ میدان الشیخ دوست محمد نورستانی)

عزیز ہم وطنو! ہماری اور تمہاری زمین پر ایک عالمی خون خوار، پندرویں صدی کی اژدھا اور اکیسویں صدی کے پاگل کتے نے بڑے طوفانی جنون کے ساتھ حملہ کیا اس یقین کیساتھ کہ تھوڑے ہی وقت میں اس مظلوم قوم کو جو ایک دوسری استعماری قوت کا شکار ہوئی ہے اور زندگی کے آخری لمحات میں ہے ایک ہی نوالہ میں حلق سے گزار کر سکے اور یہ اکیلا نہیں آیا بلکہ اپنے ساتھ دوسرے کفری ممالک اور منافق حکومتیں مال و دولت کی لالچ سے اور بعض کو ڈنڈے کے زور پر اپنے ساتھ ملا کر حملہ کیا اور یہ سیلاب ہمارے پاک چمن پر اس زور کے ساتھ آیا کہ ہمارے باغ کے بعض پھولوں کو تو تھوڑ ڈالا اور بعض کو مرجھا کیا اور اسی باغ کے مالیاروں کو دربدر کر دیا اور قسما قسم مشکلات اور مصائب میں مبتلا کیا اور باہر کے لوگ صرف تماشا دیکھ رہے تھے اور بعض نے کہا کہ ''افغانی دیوانے ہیں'' اور بعض نے کہا کہ ''سب سے پہلا پاکستان'' اور انہی افغانیوں کو اپنے اور پرائے سب نے اکیلا چھوڑ دیا سوائے اللہ عزوجل کے۔ اور پھر اسی بشر نما جانوروں اور بشر دشمن وحشی کتوں نے ہماری مظلوم ملت پر وہ کچھ کیا جو کسی کی تصور میں بھی نہیں آسکتا اور حقوقِ بشریہ کے بین الملل قانون بھی ہمارے ہاں آکر منسوخ ہوا اور بے دردی کے ساتھ مظلوم ملت کو بمباریوں اور گولا باریوں سے جلایا زنانہ، معصوم بچے اور بوڑھوں کو بارود سے بھسم کر دیا بعض کو زندہ جانوروں کی طرح زنجیروں میں باندھ کر ننگے بدن کے ساتھ قید خانوں میں کتوں کے ساتھ ڈالا اور ان کے ساتھ وہ ظالمانہ رویہ کیا کہ اس کا لکھنا اور بیان کرنا تو درکنار ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ہماری مساجدیں گرادی گئیں مدرسے بند ہو گئے اور قرآن کریم کے نسخے لیٹرین میں ڈالے گئے اس پر بھی بس نہیں بلکہ ٹشو پیپر پر قرآن کریم کی آیتوں کو لکھ کر استعمال کیا گیا ہماری بہنیں چند ڈالر کے عوض بیچی گئیں ان کی عزت لوٹ لی گئی اور نوجوان بھیڑ بکریوں کی طرح بیچے گئے جن سے لواطت جیسا گندہ اور غلیظ کام کیا جاتا ہے اسی سیلاب وزیرستان میں وہ ظلم کیا جس کو رہتی دنیا یاد رکھے گی باجوڑ میں مدارس کو بمبار کیا اسلام آباد میں لال مسجد جامعہ حفصہؓ کربلا نما واقعہ اسی مسلمان نما انگریز کا کارنامہ ہے۔

الغرض میں ان وحشی جانوروں کا کون کونسا واقعہ اور کارنامہ ذکر کروں گا ان مسلمان نما کافروں نے وہ دلسوز کارنامے کیے جس سے خود اس انگریز کافر کو بھی شرم آتی ہے انہی مسلمان لیڈروں نے مدرسوں میں معصوم اور بے گناہ

بچوں کو ذرہ ذرہ کیا اور معصوم بچیوں کو بھسم کر ڈالا اور بعض کو چند ڈالر کے عوض امریکیوں پر بیچ ڈالا جوان کے فحش خانوں میں زندگی گزار رہی ہے لیکن ان تمام ظلم اور ستم کے باوجود یہ وحشی دشمن کبھی بھی کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَمَاۡوٰهُمُ النَّارُ وَلَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ''(سورة النورآیت نمبر ۵۷) ترجمہ:۔اور ایسا خیال نہ کرنا کہ تم پر کافر لوگ غالب آجائیں گے (وہ جا ہی کہاں سکتے ہیں) اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

سَیُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ (سورةالقمرآیت نمبر ۴۵) ترجمہ:۔'' عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔''

اگر ایک طرف خطرناک شب خون ہے تو دوسری طرف چمکتا ہوا سحر بھی ہے اگر ایک طرف یہ اندھا سیلاب ہے تو دوسری طرف صاف شفاف تالاب بھی ہے اگر ایک طرف بادِ خزاں ہے تو دوسری طرف بادِ بہار بھی ہے۔

اگر ایک طرف یہ مظالم ہیں تو دوسری طرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عدالت بھی ہے۔ اگر ایک طرف کفار کا یہ نشہ ہے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس نشہ کو ختم کرنے کیلئے ایک واضح امر بھی بھیجا ہے جس کو جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں ۔ اور یہ کسی زمانہ کیساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر زمانہ میں جاری وساری ہوگا جیسا کہ قائد المجاہدین وشفیع المذنبین ﷺ کا فرمان ہے ''الجهاد ماضٍ منذ بعثنی الله الیٰ ان یقاتل آخر هذه الامة الدجال''(مشکوٰة) ترجمہ:۔ جہاد جاری ہے جب سے اللہ نے مجھے بھیجا ہے یہاں تک کہ اس امت کا آخری آدمی دجال کو قتل کرے۔اور یہ بھی ارشاد ہے''**لن یبرح هذاالدین قائماًیقاتل علیه عصابة من المؤمنین''(مسلم)**

ترجمہ:۔ ہمیشہ یہ دین قائم ودائم رہے گا جس کی حفاظت اور دفاع کیلئے مؤمنین میں سے ایک جماعت لڑے گی۔

عزیز بھائیو! جہاد ایک مقدس اور سب سے بڑا عمل ہے کیونکہ ایمان کے بعد اللہ کے نزدیک سب سے بہترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے لیکن اس افراتفری کے عالم میں کہ ایک طرف وحشی درندے اور ان کے ہم رکاب نام نہاد مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں تو دوسری طرف امت کے وہ تین طبقے جس سے امت کی قسمتیں تبدیل ہوتی

رہتی ہیں یعنی (۱) علماء (۲) پیر اور (۳) حکمران طبقہ جب یہ تینوں صراط مستقیم پر ہو تو امت کا ہر فرد سیدھی راہ پر ہوگا لیکن جب یہ تینوں طبقے صراط مستقیم سے ہٹ جائیں تو پھر صحیح دین پر چلنا اتنا مشکل ہو جاتا ہے جتنا کہ تیز طوفان میں دیا جلانا۔ کسی نے خوب کہا ہے

دین کو نقصان پہنچا تین سے شاہ ظالم، پیر جاہل مولوی بے دین سے

اس لئے ان طبقوں میں سے خصوصاً علماء طبقہ کی یہ فریضہ ہے کہ وہ امت کو صحیح اور غلط بتائیں اور دین کی حفاظت کے لئے لوگوں کو جہاد پر ابھاریں اور باطل پرست علماء کی تردید کریں لیکن افسوس آج ان ہی تین قسم کے لوگوں کے ذہنوں اور زبانوں کو انگریز نے چند ڈالر کے عوض خریدا ہے جس پر وہ مجاہدین کے خلاف تبلیغات کرتے ہیں کبھی خون امیر ملا اور ملا نقیب کی شکل کبھی مفتی منیب الرحمان اور طاہر القادری کی شکل میں اور کبھی کسی دوسرے ملا کے جامہ میں۔

اور انہی علماء سوء کے بارے میں حدیث میں آتا ہے "السنتھم احلیٰ من السکرو قلوبھم قلوب الذئاب ابی یغترون ام علی یجترؤن" ترجمہ:۔ ان کی زبان چینی سے زیادہ میٹھی ہوگی اور دل ان کے بھیڑیوں کے دل ہونگے یا مجھ پر دھوکہ کھا گئے ہیں یا مجھ پر سینہ زوری کرتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا "ان اخوف ما اخاف علیٰ امتی کل منافقٍ علیم اللسان وفی روایۃٍ الائمۃ المضلین"

ترجمہ:۔ بلاشبہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس منافق سے ہے جو فصیح زبان کا مالک ہو یا گمراہ کرنے والے آئمہ سے ہے۔

اور قرآن کریم میں ہے "تو اُس کی مثال کتے کی سی ہوگئی کہ اگر سختی کرو تو زبان نکالے رہے اور یونہی چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا" (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۶) اور سورۃ جمعہ آیت نمبر ۵ میں ہے "جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی پھر انہوں نے اس (کے بارِ تعمیل) کو نہ اٹھایا ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جو لوگ اللہ کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں ان کی مثال بُری ہے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

تو علماء سوء کو قرآن میں کتا اور گدھا کہا گیا ہے اور حدیث میں ان کو خنزیر کہا گیا ہے تو کتا نہایت حریص

، گدھا نہایت احمق اور خنزیر نہایت ہی بے غیرت اور دیوث ہوتا ہے تو اسی طرح مثال علماء سوء کی بھی ہے کہ دنیا کے عیش وعشرت کیلئے وہ قرآن وحدیث کی باطل وفاسدتاً ویلات کرتے ہیں اور اسی کیلئے اپنی بیوی، بہن اور بیٹی وغیرہ کو پا رلیمنٹ میں لے جاتے ہیں اور دوسرے حکومتی اداروں میں انہیں داخل کرتے ہیں اور یہ ان کی دیوثی کیلئے کافی ہے۔
اب اگر علماء حق پرست ہیں تو یہ انبیاء علیہم السلام کے سچّے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام مخلوقات میں سے افضل ہیں اور اس زمانہ میں حق پرستی کا علامہ یہ ہے کہ وہ یہود ونصارٰی اور ان کے ہم نوا مسلم مما لک کے حکمرانوں کے خلاف اعلان جہاد کریں اور مجاہدین کی صف میں کھڑے ہوکر مجاہدین کے شانہ بشانہ ان سے لڑیں اور مجا ہدین کی نظامی، سیاسی اور اقتصادی تعاون کریں اور اگر اس کے بغیر وہ اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتے ہیں تو اسی طرح کے علماء کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے'' اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی رستے پرنہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پرنہیں حالانکہ وہ کتابِ (الٰہی) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کررہے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا فیصلہ کردے گا ''۔ اسی طرح آج کل نام نہاد مسلمان یہود ونصارٰی کی صف میں کھڑے ہیں اور صحیح مسلمان اور مجاہدین پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔

آج علماء حق کی درجہ ذیل ذمہ داریاں ہیں (۱) جہاد کا مسئلہ بیان کرنا (۲) علماء سوء کی تردید کرنا (۳) کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان کہنا (۴) لوگوں کے شبہات کا مقابلہ کرنا (۵) اپنی بات میں زیادتی نہ کرنا (۶) دین کا کام کیے بغیر بڑے بڑے القابات پر خوش نہ ہونا۔

ایسے حالات میں کہ یہود ونصارٰی مسلمانوں پر ایک طرف یہ ظلم کرتے ہیں کہ ان کو بمباریوں کا نشانہ بنا تے ہیں تو دوسری طرف بھی وہ یوں نہیں بیٹھے ہیں بلکہ مسلمانوں کو عیسائی اور مرتد بناتے ہیں تو امت کا وہ طبقہ جس کو اللہ نے رشد وہدایت کا سرچشمہ بنایا ہے وہ خواب خرگوش کی طرح ہوکر تماشا کررہے ہیں اب ان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ امت کو سیدھی راہ بتائے اور ارتداد کے گھڑے سے ان کو بچائے اور امت مسلمہ کو جہاد کا راستہ دکھائے ورنہ اللہ کے دربار میں ان کا کوئی بھی عذر قبول نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مرے آقا ﷺ کا جنگیں فتح فرمانا بھی سنت ہے

مکانِ کفر کی دیوار کو ڈھانا بھی سنت ہے
جہاں میں پرچم اسلام لہرانا بھی سنت ہے

میرآقا ﷺ نے خود غزووں میں شرکت کیا ثابت
جہاد فی سبیل اللہ فرمانا بھی سنت ہے

فروعی مسئلوں میں وہ جو الجھاتے ہیں امت کو
میں ان سے کہتا ہوں باطل سے ٹکرانا بھی سنت ہے

عمامے اور خوشبو کی فضیلت سے نہیں انکار
پھر اپنے جسم پر تلوار لٹکانا بھی سنت ہے

مصلیٰ پر عبادت کا ثواب اپنی جگہ لیکن
میرے سرکار کا میدان میں آنا بھی سنت ہے

تجھے میٹھی کی سنت تو بہت مرغوب ہے اے دوست !
مگر جنگ احد میں خون بکھرانا بھی سنت ہے

جہاد نفس کا ارشاد سر آنکھوں پہ ہے لیکن
جہاد سیف کی تلقین فرمانا بھی سنت ہے

عمل خود رحمۃ للعالمین کا ہے دلیل اس کی
کہ ظلم و جبر کا شیرازہ بکھرانا بھی سنت ہے

زبانی دعوت و تبلیغ بھی مسنون ہے لیکن
محاذ جنگ کی تشکیل فرمانا بھی سنت ہے

جناب حضرت حسانؓ کو ممبر پہ بٹھلا کر
مقابل کفر کے اشعار پڑوانا بھی سنت ہے

نمازوں کی صفوں کا سیدھا ہونا لازم ہے لیکن
محاذ جنگ میں خود صف کا بنوانا بھی سنت ہے

ثرید و شہد بھی مسنون ہے لیکن یہ بتلا دو
کہ پتھر کھا کے رب کا دین پھیلانا بھی سنت ہے

کہیں گے دعوت جہد و عمل پر لوگ دیوانہ
تو سن لو ساحر و مجنون کہلانا بھی سنت ہے

مجاہد کو حقارت سے نہ دیکھیں اہل ثروت اب
کہ اکثر معرکوں میں چندہ فرمانا بھی سنت ہے

حدیث ثم اقتل ثم احیٰ سے ہوا ثابت
شہادت کا بکثرت شوق فرمانا بھی سنت ہے

ہم اسلامی ریاست والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں
جرائم پر حدوں کا جاری کروانا بھی سنت ہے

دفاعی حکمت عملی پر کیونکر مطمئن ہوں ہم
مرے آقا ﷺ کا جنگیں فتح فرمانا بھی سنت ہے

اثر تو بھی فقط اپنے قلم پر اکتفا نہ کر
کہ جو ہر بر سر میدان دکھلانا بھی سنت ہے

حکومت پاکستان اوراس کی افواج سے قتال کرنے کے شرعی دلائل

(الشیخ ابو یحیٰ اللیبی حفظہ اللہ)

الحمد لله والصلوٰة علیٰ رسول الله والسلام علیٰ آله و صحبه اجمعین امابعد !

جب ہم ان تکالیف اور مصائب پر غور کرتے ہیں جو تسلسل کے ساتھ امت مسلمہ پر آرہی ہے تو ان کے اسباب ہمیں واضح طور پر نظر آتے ہیں جو امت مسلمہ نے اختیار کرر کھے ہیں یعنی شریعت اسلامی کو ایک طرف رکھ دینا ۔اس کو اپنی زندگی سے یکسر نکال پھینکنا ۔حالانکہ پہلے مسلم ممالک میں شریعت ہی نافذ تھی مگر رفتہ رفتہ یہ ممالک جہالت کے سمندر میں اترتے چلے گئے اب یہ اپنا رخ کبھی مشرق کی طرف کرتے ہیں کبھی مغرب کی طرف اب یہ کفار سے ان کے افکار،نظریات ،سیاسی اور اقتصادی قوانین لیتے ہیں اب یہ امت کفار کے طریقوں پر چل رہی ہے ان کی نقالی کر رہی ہے ان کے سراب کے پیچھے دوڑ رہی ہے تا کہ اس خلا کو پر کر سکے جو شریعت اسلامی کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوا ہے مگر اس سراب کے پیچھے دوڑنے سے اس کی پیاس میں مزید اضافہ ہوا ہے اس کی جاہلیّت مزید پختہ ہوگئی ہے اور اس دین سے مزید دور ہوگئی ہے جو اس کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتا تھا جو اس کی زندگی کا ضامن تھا اللہ کی شریعت سے جو بھی منہ موڑتا ہے اور کسی اور سے تعلّق جوڑتا ہے اس کی یہی سزا ہوتی ہے کہ وہ حیران وسرگردان ،مضطرب اور پریشان رہتا ہے مصائب وتکالیف میں گھرا رہتا ہے تنگی وسستی اس کا مقدر بنتی ہے ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى''(سورة طٰه آیت نمبر ۱۲۴)

ترجمہ:۔''جس نے میرے ذکر(دین)سے منہ موڑلیا اس کی زندگی تنگ ہوگئی اور قیامت ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے۔'' ابن کثیرؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں''جو اللہ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے اور جو کچھ اللہ نے رسولوں پر نازل کیا ہے اس سے اعراض کرتا ہے اسے بھول کر یا چھوڑ کر کسی اور سے رہنمائی حاصل کرتا ہے تو اس کی زندگی اس کی معیشت تنگ ہوجاتی ہے یعنی دنیا میں اسے سکون اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا اس کا سینہ گمراہی کی وجہ سے ہمیشہ تنگ رہتا ہے اگر چہ بظاہر وہ خوشحال نظر آتا ہے جو مرضی ہو کھاتا ہے جو چاہے پہنتا ہے کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی جہاں چاہے رہتا ہے ۔مگر جب تک اس کے پاس ہدایت اور یقین نہ ہو وہ حیرت ،شک اور پریشانی میں مبتلا رہتا ہے

ہمیشہ شکوک وشبہات اور تر دد میں رہتا ہے تنگ معیشت سے یہی مراد ہے''ابن کثیر ۔ ۔ ۔ ۔ ص ۳۲۳ ج ۵
جس طرح یہ تنگی عذاب اور حیرت وتر دد افراد میں ہوتا ہے اسی طرح ان معاشروں اور ملکوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے جوحق سے دور ہوجاتے ہیں اور ہدایت کو ترک کر دیتے ہیں اور کمتر باتوں پر متوجہ ہوتے ہیں خواہشات کے پیچھے لگ جا تے ہیں باطل کی صحراؤں میں ہانپتے جاتے ہیں اس سے ان میں جو بگاڑ اور فساد پیدا ہوتا ہے اوراس پر جوعذاب نازل ہوتا ہے ان کا اندازہ کا کرنا مشکل نہیں ہے۔

جب کسی بستی پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہے اوراس بستی میں ایمان بھی ہوتا ہے تقوٰی اوراصلاح بھی موجود ہو استقامت بھی ہواور جب اس بستی کی حالت بدل جاتی ہے تو یہ رحمتیں اور برکتیں بھی اٹھ جاتی ہیں اور بہتر چیز کی بجائے انھیں کمتر دیدیجاتی ہے۔تیرارب کسی پر ظلم نہیں کرتا جیسا کہ وہ فرماتے ہیں'' وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَـكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ (سورۃ اعراف ۹۶) ترجمہ:۔اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اورتقوٰی اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمانوں اورزمینوں کی برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے جھٹلایا تا ہم نے ان کوان کے کرتوتوں کی وجہ سے پکڑلیا۔دوسری جگہ فرماتے ہیں ''وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُواْ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيهِم مِّن رَّبِّهِمْ لأكَلُواْ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاء مَا يَعْمَلُونَ''(سورة المائده ٦٦)

ترجمہ:۔اگر یہ(اہل کتاب) تورات اورانجیل قائم کرتے اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا تھا(وہ قائم کرتے) تو یہ اپنے اوپر اور نیچے(آسمان اور زمین) سے کھاتے اوران میں سے ایک گروہ میانہ رو ہے اور بہت سے ان میں برے عمل کرنے والے ہیں۔اوراللہ فرماتے ہیں''وَأَلَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاء غَدَقاً (16)لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَاباً صَعَداً''(سورة الجن ١٦ ،١٧)

ترجمہ:۔ اور(اے پیغمبر!) یہ(بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے۔١٦۔تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے گا وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

اورفرمان باری تعالیٰ ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ(سورۃالنحل ۹۷) ترجمہ:۔''جوشخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔''اسکے برعکس جب ظلم یعنی کفراورشریعت سے نفرت عام ہوتی ہے عدل ختم ہوجاتا ہے برائیاں پھیل جاتی ہیں معصیات کی کثرت ہو جاتی ہےتو بحر بر میں فساد پھیل جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔''(روم ۴۱) ترجمہ:۔''خشکی اورتری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیاہے تاکہ اللہ ان کوان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں وہ بازآ جائیں۔''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ''(سورۃشوریٰ ۳۰) ترجمہ:۔ ''اور جومصیبت تم پرواقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے افعال سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔''

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے پوچھا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں پانچ باتیں پیدا ہو جائیں گی میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ تم میں ہوں یا تم انھیں پاؤ:

(۱) جب کسی قوم میں فحاشی عام ہوجاتی ہے اور کھلے عام اس کو اختیار کیا جاتا ہے تو اس قوم میں طاعون اور ایسی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں۔

(۲) جب کوئی قوم زکوٰۃ دینے سے رک جاتی ہے تو ان پر آسمان سے بارشیں آنا بند ہوجاتی ہیں۔

(۳) جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتی ہے تو ان پر قحط سالی، مشکل حالات اور ظالم حکمران مسلط ہو جاتے ہیں۔

(۴) اور جب کسی قوم کے امراء اللہ کے دین کیخلاف فیصلے کرنے لگ جاتے ہیں تو اللہ ان پر ان کے دشمن مسلط کر دیتا ہے۔

(۵) اور جب کوئی قوم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو معطل کر دیتی ہے تو اللہ اپنی پکڑ نازل کر دیتا ہے۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان) یہ بیہقی اور ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ ہیں امام حاکم نے کہا یہ حدیث سنداً صحیح ہے یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ لوگ اس مخمصے میں رہتے ہیں کہ جو کچھ اللہ نے حق کے سورت میں اپنے نبی پر نازل

کیا ہے اس کی اتباع کریں یا اپنی خواہشات کی جو شیطان نے ان کیلئے مزین کردی ہیں جس کا نتیجہ فساد و نقصان کے سوا کچھ اور نہیں ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے ''وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَ هُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ''(سورۃالمؤمنون ۷۱)

ترجمہ:۔ اور اگر (اللہ) برحق ان کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب درہم برہم ہو جائیں، بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت (کی کتاب) پہنچادی ہے اور اپنی (کتاب) نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔

چنانچہ دنیا میں صرف دو قسم کے فیصلے ہیں۔

(۱) شرعی فیصلے جن کا اللہ نے حکم دیا کہ بندے ان پر ایمان لائیں اور پر چلیں اور ان کے مطابق فیصلے کریں یہی مضبوط دین ہے۔

(۲) جہالت کے فیصلے یہ وہ فیصلے ہیں جو خواہشات انسانی پر مبنی ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس قسم کے لوگوں کی تمام قسم کی کاوشوں کو ہرگز قبول نہیں کرتا ہے چاہے وہ کتنی مزین کیوں نہ ہوں۔جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے ''أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ''(سورۃ المائدۃ ۵۰)

ترجمہ:۔کیا یہ جاہلیّت کے فیصلے چاہتے ہیں جب کہ اللہ سے بہتر کون فیصلہ کرنے والا ہے (یہ بات) یقین کرنے والی قوم کو سمجھ آسکتی ہے۔

دوسری جگہ فرمایا ''فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلاَ تَطْغَوْاْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ''(سورۃ ھود ۱۱۲)

ترجمہ:۔قائم رہے آپ جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ کو اور ان لوگوں جنہوں نے توبہ کی آپ کے ساتھ اور سرکشی نہ کرو بیشک وہ اللہ جو تم اعمال کرتے ہو ان سے باخبر ہے۔اللہ کا فرمان ہے ''فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ''(سورۃ الزخرف ۴۳)

ترجمہ:۔اے نبی آپ اس وحی کو مضبوطی سے تھام لیں جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے بیشک آپ سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔اور فرمایا ''فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ''(سورۃ النمل ۷۹)

ترجمہ:۔اے نبی اللہ پر بھروسہ کیجئے بیشک آپ واضح حق پر ہیں۔مزید فرمایا ''ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (18)إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً وإِنَّ الظَّالِمِينَ

بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَاء بَعۡضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الۡمُتَّقِيۡنَ"(سورة الجاثية ۱۹)

ترجمہ:۔ پھرہم نے تم کودین کے کھلے رستے پر(قائم) کردیا تو اسی (رستے) پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا۔۱۸۔ یہ اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

اورفرمایا"فَذَلِكُمُ اللّهُ رَبُّكُمُ الۡحَقُّ فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ إِلاَّ الضَّلاَلُ فَأَنَّى تُصۡرَفُونَ"(سورة يونس ۳۲)

ترجمہ:۔انہی صفاتوں والا اللہ تمہارا حقیقی رب ہے پس حق کے بعد گمراہی ہی ہوتی ہے پس تم کہاں پھرتے ہو۔

لہٰذا شریعت کوقائم اوراس کے احکامات کولوگوں پر لاگوکرنا نفلی اعمال یادیگران فضیلت والوں کاموں کی طرح نہیں۔جس کوکرنا ثواب نہ کرنے پرکوئی سزانہیں بلکہ یہ بنیادی فریضہ ہے کیونکہ اسی پر اسلام کی بقاء کا دارومدار ہے۔

پس عبادت ان تمام امورکوکہا جاتا ہے جنہ اللہ پسند کرتا ہے خواہ افعال ہوں یا اقوال' ظاہری ہوں یا باطنی۔اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اسکو اکیلا سمجھیں اوراس کی عبادت میں کسی کوشریک نہ کریں۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے"وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡإِنسَ إِلَّا لِيَعۡبُدُونِ (56)مَا أُرِيۡدُ مِنۡهُم مِّن رِّزۡقٍ وَمَا أُرِيۡدُ أَن يُطۡعِمُونِ "(سورة الذاريات ۵۶،۵۷)

ترجمہ:۔میں نے جن وانس کواپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے ان سے نہ رزق چاہتا ہوں اورنہ یہ کہ مجھے کھلائیں۔''

دوسری جگہ فرمایا"وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللَّهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ حُنَفَاء وَيُقِيۡمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤۡتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ(بينه۵) ترجمہ:۔اورنہیں حکم دیا گیا ان کومگر یہ کہ اللہ کی عبادت کریں اس کے دین کوخالص کرکے ابراہیم حنیف کے دین پرنماز کوقائم رکھیں اورزکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا''مزید فرمایا'

''قُلۡ إِنِّيۡ أُمِرۡتُ أَنۡ أَعۡبُدَ اللَّهَ مُخۡلِصاً لَّهُ الدِّيۡنَ(زمر ۱۱)

ترجمہ:۔کہہ دیجئے اللہ ہی کی میں عبادت کرتا ہوں اس کیلئے دین کوخالص کرکے۔

پس پتہ چلا کہ شریعت کوقائم کرنا،اس کی نشرواشاعت کرنا،اس کولوگوں پرنافذ کرنا اوراس کے مطابق لوگوں کے فیصلے کرنا عبادت کا مقصد ہے اوریہی وہ مقصد ہے جس کیلئے اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تاکہ اسلام میں لوگ پورے

پورے داخل ہو جائیں اوراس کو عملی جامہ پہنائیں لوگوں کو اس چیز کا اختیار نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین اپنائیں اوراس دین سے منہ موڑ لیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ ادْخُلُواْ فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ'' ترجمہ:۔اے ایمان والوں اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤاور شیطانی راہوں کی اتباع نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

علامہ السعدیؒ فرماتے ہیں ''اس آیت میں اللہ نے دین اسلام میں مکمل داخل ہونے کا حکم دیا ہے یعنی دین کے تمام احکامات پر عمل کیا جائے اوراپنی خواشات کو اپنا معبُود نہ بنایا جائے اگر خواہشات شریعت کے موافق ہوں تو عمل کرلیا جائے اور مخالف ہوں تو خواہشات کو ترک کر دیا جائے بلکہ ہم پر یہ واجب ہے کہ ہماری تمام خواہشات دین کے تابع ہوں انسان اپنے قدرت کے مطابق تمام خیر کے امور سرانجام دے جواس کی طاقت سے باہر ہوں ان کی نیت ضرور رکھے''۔(تفسیر السعدیؒ ۱/ ۹۴)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے'' وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْراً أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً مُّبِيناً'' (سورة الاحزاب ۳۶)

ترجمہ:۔ اورکسی مومن مرداور مومن عورت کوحق نہیں ہے کہ جب اللہ اوراس کا رسول کوئی اَمر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جوکوئی اللہ اوراُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہوگیا۔

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں ''کسی مرد وعورت کیلئے یہ اختیار نہیں کہ وہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کی موجودگی میں دوسروں کے فیصلے اپنائیں جوان کے خلاف ہوں اور یا اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کریں جو اللہ ورسول کی نافرمانی کرتے ہیں اوامر یا نواہی میں وہ واضح طور پر گمراہ ہیں یعنی اللہ فرمارہا ہے کہ ایسا شخص سیدھے راستے کو چھوڑ کر گمراہی کے راستے پر گامزن ہوگیا'' (تفسير الطبری ۲۰/ ۲۷۱)

چنانچہ سچّے مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی رضا کا حریص ہواوراس کے دین کے احکامات کا پیروکار ہواور دین ہی کو اپنی تمام توجہات کا مرکز بنائیں اوراسی کیلئے جد جہد کرے خاص طور پر جب کہ اولیاء الرحمان اوراولیاء الشیطان کے درمیان گھمسان کی جنگ جاری ہے کیونکہ یہ اولیاء الشیطان لوگوں کے کفریہ نظام اور جاہلیّت کی طرف دعوت دینے میں مصروف ہیں اور گمراہی کی راہیں مزین کر کے پیش کر رہے ہیں اوراس کام کیلئے ان کے جن

وانس میں سے کارندے لوگوں کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں اور وہ اس کام کیلئے تمام وسائل اوستعمال کرر ہے ہیں اور یہ لوگوں کوجہنّم میں دھکیلنے کیلئے دن رات دعوت دے رہے ہیں ہیں اور تمام راہوں پر انھوں نے شہوات اور شبہات کے جال بچھا دیے ہیں چنانچہ آج لوگ دوحصوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔

(۱) وہ لوگ جولوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح میں مصروف ہیں اور اس کیلئے قتال بھی کرتے ہیں۔

(۲) دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جولوگوں کو گمراہی اور مصیبت کی طرف بلا رہے ہیں اور لوگوں میں فساد پھیلانے میں مصروف ہیں اور اس کیلئے کافی جدوجہد کرر ہے ہیں ان دونوں پر اللہ کا یہ فرمان صادق آتا ہے ''الَّذِيْنَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِىْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِىْ سَبِيْلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفاً''(سورة النساء ۷۶)

ترجمہ:۔ جومومن ہیں وہ تو اللہ کیلئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کیلئے لڑتے ہیں سوتم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرومت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی کے ماہِ نومبر ۲۰۱۰ء کی کاروائیاں

تاریخ	مقام	کاروائی	ہلاک	زخمی	گرفتار	تباہی	غنیمت	شہادۃِ مجاہدین	زخمی مجاہدین	
۱	بیدمنئ	کمین							ایک	
۲	قندھارو	مائین				مڈل سکول				
۳	بھاؤتہ	چریکی	دو							
۹ ۹	قندھارو //	مائین //	تین	پانچ		تین گرلز مڈل سکول				
۱۰ ۱۰ ۱۰	قندھارو انبار قندھارو	مائین // کمین	دوفوجی چھ فوجی	دوفوجی تحصیلدار		سکول	گاڑی، پانچ کلاشن، ایک Img، ایک پستول، دو مخابرے			
۱۲	قندھارو	کمین	ایک							
۱۴ ۱۴ ۱۴	چیناری ادین خیل چارسدہ	مائین مائین چریکی				ملک علی رحمان کا گھر پرائمری سکول ڈپٹی سپرنڈنٹ کا گھر	چارعدد گائے اور بہت ڈھیر سامان			

تاریخ	مقام	کاروائی	ہلاک	زخمی	گرفتار	تباہی	غنیمت	شہادۃِ مجاہدین	زخمی مجاہدین
۱۵	امان کوٹ	کمین	دو فوجی ایک افسر						دو
۱۷	غنم شاہ	ہاوان	دوفوجی					دو زنانہ، ایک بچہ	
۲۰	پشاور	کمین				پندرہ کنٹینرز			
۲۲	شوؤفرش	چریکی	دوفوجی	ایک فوجی					
۲۶	قندھارو	مائین				پرائمری سکول			
۲۶	سرزیارت	جوابی کاروائی	ایک فوجی						
۲۷	شوؤفرش	تعارض				مورچہ			
۲۸	قندھارو	مائین				پرائمری سکول			
۲۸	شبقدر	ٹارگٹ کیلنگ	ملک (گستاخ رسول)						
۲۹	زمری چینہ	کمین	دوڈرائیور		دوڈرائیور	۳دس			
۲۹	میچنئی	چریکی	چارپولیس			ویلر			

۳۰ شوؤفرش مائین میجر، چار پولیس چھ فوجی

تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی کے طالبان کی کاروائیاں ماہ دسمبر ۲۰۱۰ء

تاریخ	مقام	کاروائی	ہلاک	زخمی	گرفتار	تباہی	غنیمت	شہادت مجاہدین	زخمی مجاہدین
۱ ۱	انبار میچنئی	چریکی //	ایک فوجی دوفوجی	دوفوجی دوفوجی					
۲	انبار	مائین	ایک فوجی	ایک فوجی					اایک
۳ ۳	چیناری شوو فرش	کمین چریکی	نوفوجی ایک فوجی	دوفوجی		ایک ٹینک			
۴	قندھارو	مائین	دوفوجی	تین فوجی					
۵ ۵	انبار قندھارو	تعارض مائین	دوفوجی دوفوجی			گرلز پرائمری سکول			
۶	غلنئی	فدایان	ساٹھ اہلکار	۱۳اہلکار		دفاتر پولیٹیکل			

تاریخ	مقام	کاروائی	ہلاک	زخمی	گرفتار	تباہی	غنیمت	شہادۃِ مجاہدین	زخمی مجاہدین
۸	زمری چینہ	مائین	چار لشکری			گاڑی			
۱۰	دویزی	ٹارگٹ کیلنگ	جاسوس						
۱۲	خوئیزو	ہاوان	پانچ فوجی						
۱۳	دویزی	مائین	دوفوجی						
۱۳	چیناری	//				دو پرائمری سکول			
۱۴	انبار	تعارض	دوفوجی	پانچ فوجی					
۱۵	کمانگرہ	مائین				ایک گرلز، ۴ بوائز پرائمری سکولز			
۱۶	انبار	تعارض	دوفوجی	آٹھ فوجی					
۱۸	غنم شاہ	سنائپر	ایک فوجی						
۱۹	ساگی بالا	چریکی	دوفوجی	ایک فوجی		ایک پوستہ			
۲۰	سپینکی تنگی	کمین	۳فوجی	۲فوجی					

تاریخ	مقام	کاروائی	ہلاک	زخمی	گرفتار	تباہی	غنیمت	شہادۃِ مجاہدین	زخمی مجاہدین
۲۳	چیناری ،سپری، یارہ خیل	تعارض	۵۲ فوجی	۲۰ فوجی		چار پوسٹ	۳ ہاوان توپ ۸ جی تھری	دس مجاہدین	آٹھ مجاہدین
۲۴	زیارت چوک	مائین		پانچ فوجی		گاڑی			
۲۵	شوؤفرش	مائین	ایک فوجی	ایک فوجی		گاڑی			
۲۶	فرش	مائین	پانچ فوجی	۲ فوجی					
۲۷	چیناری انبار	تعارض مائین	چارفوجی تین فوجی	پانچ فوجی دوفوجی					

☆☆☆☆☆

واضح رہے کے سکولوں میں پاکستانی فوج نے اڈے قائم کرر کھے ہیں

تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی کے طالبان کی ۲۰۱۰ء میں کل کاروائیاں

تعارض	۳۳
کمین	۱۷
مائن پروگرام	۱۰۰
چریکی تعارض	۱۰۹
تباہ کاری (سرکاری آبادی وگاڑیاں)	۱۷۱
فوجی وسرکاری اہلکار ہلاک	۳۷۷
فوجی وسرکاری اہلکار زخمی	۱۴۱
مجاہدین شہید	۳۸
مجاہدین زخمی	۶۸
عوام شہید (مردزنانہ وبچے)	۳۳
عوام زخمی (مردزنانہ وبچے)	۲۹
مال غنیمت	کروڑوں روپے سے زیادہ کا اسلحہ سامان وگاڑیاں وغیرہ
75mm,BM12، ہاوان	۳۹
لشکریان ہلاک	۲۰۳
لشکریان زخمی	۶۳
فوجی گرفتار	۵۲
لشکریان گرفتار	۹
جاسوس ہلاک	۶

معذرت

ہم تمام اراکین مجلّہ'' خلافت''تمام مجاہدین کے سامنے یہ معذرت پیش کرتے ہیں۔کہ جب سے ہم نے مجلّہ پرکام شروع کیا تو وزیرستان سے لیکر سوات تک تمام بڑوں کے ساتھ بعض کے ساتھ بالمشافہ اور بعض کے ساتھ خط وکتابت کے ذریعے رابطہ کیا اور مجلّہ کے مقاصد سے باخبر کیا لیکن ناموافق حالات کی وجہ سے ہم تک مضمون کی رسائی ہوئی نہ کاروائیوں کی۔اس وجہ سے ہم نے ان حضرات کے مضامین مجلّہ میں شامل کیے جنہوں نے ہمیں بروقت مضامین ارسال کیے اور صرف مہمند ایجنسی کی کاروائیاں قلمبند کی کہ دوسری جگہ کی کاروائیوں کا ہمیں علم نہ تھا اور مزید انتظار کرنا ہمیں مشکل پڑا کیونکہ مجلّہ پرکام شروع کرنے کا کافی عرصہ گزرا۔

پس تمام مجاہدین،کالم نگار حضرات،علماءکرام اور امرآءحضرات سے کہ وہ ہماری معذرت قبول کریں اور اپنی قیمتی آراء سے ہمیں محروم نہ فرمائیں اور آئندہ شمارہ کیلئے مضامین،کاروائیوں کی تفصیل اور مفید مشورے ہمیں ارسال کریں جسے ہم مجلّہ میں شائع کریں گے ان شآءاللہ۔

والعذر عند کرام الناس مقبول

والسلام

مدیر مجلّہ خلافت

☆☆☆☆☆

قارئین کرام اور قلمکار حضرات متوجہ ہوں

قلمکار حضرات سے خصوصی استدعا ہے کہ وہ کاغذ کی صرف ایک طرف خوشخط لکھنے کی کوشش فرمائیں اور اگر ممکن ہو تو کمپیوٹر میں لکھ کر USB کے ذریعے ہمیں بھیجیئے۔ جہاد پاکستان، یہود و نصارٰی سے دوستی کی حرمت، امریکہ اور برطانیہ سے دوستی کی شرعی حیثیت ،جمہوریت، آئین پاکستان ،عدالتِ پاکستان ،عسکری ادارہ پاکستان [فوج (نیوی، بری اور ہوائی) پولیس ملیشا اور خاصہ دار]اور دینی مضامین آج کی اہم ضرورت ہے ان موضوعات کو قلمبند فرما کر قلمی جہاد میں حصّہ لیجئے۔

قارئین حضرات ہمیں اپنی آراء سے بھی نوازیں تا کہ ہم مجلّہ کو بہتر سے بہترین بن سکیں۔

سہ ماہی مجلّہ ''خلافت''

برائے رابطہ فون نمبر:۔ 0924398297

کفر اور اسلام کے مابین جاری صلیبی جنگ کے نوے فیصد حصّہ میڈیا وار میں صلیب سے برسرِ پیکار

ادارہ

احیائے خلافت

(عربی، اردو، انگریزی اور پشتو میں)

(۱) دنیا بھر کی جہادی تحریکوں، تنظیموں کی بلاتفریق خدمت کرتا ہے۔

(۲) پوری دنیا کے جہادی قائدین کے انٹرویوز اور بیانات آپ تک پہنچاتا ہے۔

(۳) کفر کے جھوٹے میڈیا کو سچّی خبروں کے ذریعے جھٹلاتا ہے۔

(۴) کفر کے نشریاتی طوفان میں چھپے دنیا کے مجاہدین کے عملیات کی سچّی خبروں کی آپ تک رسائی کراتا ہے۔

(۵) جہاد اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے فضائل، اصول اور ہدایات آپ تک پہنچاتا ہے۔

(۶) مسلکی اختلافات سے بالاتر تمام شرعی مسائل سے آپ کو باخبر رکھتا ہے۔

(۷) علماء کرام اور مذہبی خیالات رکھنے والوں کے تحریری، تصویری اور تقریری بیانات و مضامین آپ تک پہنچاتا ہے۔

(۸) حالات حاضرہ پر دقیق نظر اور تجزیوں سے عالم کفر کے مقاصد اور مظالم آپ پر آشکار کرتا ہے۔

(۹) شہداء اور غازیوں کی تصاویر، ویڈیوز اور سوانح عمری آپ تک پہنچاتا ہے۔

(۱۰) مجاہدین عالم اسلام کو بدنام کرنے کے عالمی کفر کی سازش اور ایجنڈے کو ناکام بنا دیتا ہے۔

آیئے

خلافت مجلّہ

خلافت ویڈیو سٹوڈیو

خلافت آڈیو سنٹر

خلافت لائبریری

خلافت ریڈیو

ویب سائٹس

کیلئے

☆ نادر تصاویر اور ویڈیوز بھیجئے۔ ☆ خبریں اور مضامین ارسال کیجئے۔ ☆ ماہرین خود آکر خدمت کیجئے۔

☆ مفید مشورے دیجئے۔ ☆ ادارہ کے نشریات پھیلا دیجئے۔ ☆ رپورٹنگ کیجئے۔

☆ سامان مہیا کیجئے۔ ☆ مالی تعاون کیجئے۔ ☆ مقامی بیورو رپورٹر بنئے۔

ہمارے بیورو رپوٹروں سے رابطہ کر کے میڈیا کی خطرناک جنگ کے مقابلہ میں حصّہ لیکر اسلام کا ساتھ دیجئے۔

(منجانب مسئول :۔ ادارہ احیائے خلافت)

www.ahyaekhilafat.com